هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] بیرون ہند [illegible]

قیمت فی پرچہ [illegible]

تاریخہائے اشاعت:۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ محرم ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۷ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۹

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۳ امان مطابق ۳ مارچ بذریعہ تار ناصر آباد سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ مگر درد نقرس کی ہنوز کسی قدر تکلیف باقی ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

(۲) ۷ امان۔ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۳) یکم ماہ امان سے نصرت گرلز ہائی سکول (زنانہ احمدیہ ہائی سکول) کی مڈل کلاس کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہیڈ مسٹرس صاحبہ گورنمنٹ زنانہ ہائی سکول گورداسپور امتحان لینے کی نگرانی کر رہی ہیں۔ احباب طالبات کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔

نام میں تبدیلی:۔ خاکسار محمد حسین آزاد نے اپنا نام آئندہ غضنفر احمد تجویز کیا ہے۔ اسلئے احباب مجھے اسی نام سے یاد فرمایا کریں۔

خاکسار غضنفر احمد دارالبرکات قادیان

مظالم ونجواں کی تحقیقات

ناظرین فاروق کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ پرچہ میں ونجواں ضلع گورداسپور کے دو احمدیوں پر جو پولیس نے تشدد بیجا کیا تھا۔ اس کے متعلق اخبارات سے توجہ دلانے پر ڈی۔ آئی۔ جی پولیس پنجاب نے خاص تحقیقات کا حکم دیا۔ تو ۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور ونجواں تحقیقات کے لئے آئے۔ سلسلہ کی طرف سے ناظر صاحب امور عامہ سید ولی اللہ شاہ صاحب شامل تحقیقات ہیں۔ مگر یہ سنکر نہایت تعجب ہوا۔ کہ ایسے حادثہ کی تحقیقات جس سے پبلک میں ایک ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اور جو پولیس کے اعلیٰ افسر کے حکم سے اعلیٰ افسر تحقیقات کر رہے ہیں۔ یہ خلاف اصول طرز اختیار کیا گیا ہے۔ کہ ملزمان کو ان کے اسٹیشن سے علیحدہ نہیں کیا گیا۔ نہ ان کو معطل کیا گیا۔ وہ اپنے اپنے عہدوں پر اپنی اپنی جگہ کام پر متعین ہیں۔ ایسی صورت میں انصاف کا تقاضا پورا ہونا محال ہے۔ کیونکہ تمام علاقہ پر اصل ملزمان کا اثر اور رسوخ کام کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے شہادتیں بہم پہنچنی سخت مشکل ہیں۔ خوف کے مارے کوئی سچی گواہی دینے کے لئے نہیں آگے آتا۔ صحیح طریق تحقیقات یہی ہو سکتا تھا۔ کہ اصل ملزمان کو یا تو دوسرے ضلع میں فوراً تبدیل کر دیا جاتا۔ یا ان کو معطل کر کے تحقیقات شروع کی جاتی۔ ہم نہایت ادب سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں عرض گذار ہیں۔ کہ وہ اپنی اس معدلت گستری اور قابلیت سے ایسی طرز پر تحقیقات فرمائیں گے۔ جس سے ظالم کا ظلم مخفی نہ رہے۔ اور غریب بیکسوں مظلوموں کی پوری دادرسی ہو جائے۔ اگر ونجواں کے واقعات جیسا کہ سنے گئے اور اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ درست ہیں۔ تو پھر عدل وانصاف کا مقتضی یہی ہے۔ کہ خواہ کتنا ہی بڑا کوئی عہدہ دار ہو۔ جرم ثابت ہونے پر عبرت انگیز سزا کا مستوجب قرار دیا جائے۔ اور یہ نہ خیال کیا جائے۔ کہ مظلوم اور دادرسی چاہنے والے غریب رعایا کے زمیندار ہیں۔ اور جن پر الزام ہے وہ بڑی پوزیشن رکھتے ہیں۔ انصاف کا ترازو پورا وزن کرنے والا ہوتا ہے۔ چونکہ ابھی تحقیقات جاری ہے۔ اسلئے ہم صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کی توجہ اپنی گذارش بالا پر دلاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں طبیہ عجائب گھر سے ایک عرصہ سے ادویہ وغیرہ لیتا رہا ہوں۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ مالک طبیہ عجائب گھر نہایت شوق ومحنت سے اور دیانتداری سے ادویہ تیار کرتے ہیں۔ اور پوری کوشش سے خالص اور اعلیٰ درجہ کے مفردات مہیا کرتے ہیں۔ یونانی اور ویدک ادویہ یہاں سے نہایت اعلیٰ درجہ کی مل سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست آپ سے ادویہ خرید فرمائیں گے۔ وہ ہر طرح سے مطمئن ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعدد نسخہ جات اعلیٰ درجہ کی ادویات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ خاکسار مرزا شریف احمد"

فہرست مفت طلب فرمائیں۔

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

غلام محمد مقیم پیغام بلڈنگس لاہور کی بدزبانی و اشتعال انگیزی

کے خلاف

جماعت احمدیہ گجرات کا پُرزور احتجاج

قابل توجہ حکومت پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممبران جماعت احمدیہ گجرات کا ایک عام اجلاس مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہجری شمسی مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات نے تقریر کرتے ہوئے شیخ غلام محمد ولد مستری دین محمد مقیم پیغام بلڈنگس لاہور کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی کا ذکر کیا۔ اور اس کے ایک رسالہ موسومہ بہ "خلیفہ قادیانی کے جشن منانے کی دو جھوٹی خوشیاں" کے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ جن میں غلام محمد مذکور نے اپنی بدفطرتی کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "کلب یموت علی الکلب" کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کیا ہے۔ خادم صاحب نے اس گندے پمفلٹ کی ایسی چند سطریں ہی پڑھی تھیں۔ کہ حاضرین پکار اٹھے۔ کہ ایسی گندی دلآزار اور اشتعال انگیز تحریر کے سننے کی ہمیں تاب نہیں ہے۔ اور بعد ازاں خادم صاحب نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں۔ جو باتفاق آراء منظور کی گئیں۔

(۱) ممبران جماعت احمدیہ گجرات کا یہ جلسہ عام شیخ غلام محمد ولد مستری دین محمد مقیم احمدیہ بلڈنگس لاہور کی اس انتہائی بدزبانی اور فتنہ انگیزی کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس کا غلام محمد مذکور نے اپنے رسالہ مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء موسومہ بہ "خلیفہ قادیانی کے جشن منانے کی دو جھوٹی خوشیاں" میں جماعت احمدیہ کے مقدس رہنما اور جان سے پیارے امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت ہی گندے اور ناقابل برداشت الفاظ استعمال کر کے ارتکاب کیا ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ گجرات کا یہ جلسہ غلام محمد مذکور کی متواتر اشتعال انگیزی کے باوجود حکومت پنجاب کی خاموشی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ غلام محمد مذکور کی اشتعال انگیز تحریرات کے پڑھنے سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا خون کھول رہا ہے۔ حکومت کا غلام محمد جیسے بیہودہ گو۔ بدزبان۔ بے حیثیت۔ آوارہ گرد انسان کی زبان کو جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا کی توہین کر کے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں میں منافرت و اشتعال پھیلانے سے روک نہ سکنا یونینسٹ وزارت کی ناکامی کی ایک علامت ہوگی۔

(۳) قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قرار دادوں کی نقول حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان۔ آنریبل وزیر اعظم حکومت پنجاب۔ چیف سکرٹری حکومت پنجاب لاہور۔ روزنامہ الفضل قادیان و اخبار فاروق قادیان کو بھیجی جائیں۔

(نامہ نگار)

پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کو ضروری اطلاع

چونکہ خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال نے قادیان میں سکونت کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کر لی ہے۔ اس لئے حضور کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال کے لئے جلد سے جلد نیا انتخاب کر کے مجھے اطلاع دی جائے۔ پراونشل انجمن کا امیر ہی بدستور سابق انجمن احمدیہ کلکتہ کا امیر ہوگا۔

انتخاب میں ان ہدایات کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔ جو اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع ہو چکی ہوئی ہیں۔ نئے امیر کے منتخب ہو کر منظور ہونے پر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب اس عہدہ سے فارغ سمجھے جائیں گے۔

(ناظر اعلیٰ)

نادہندگان چندہ کا جماعت سے اخراج کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بعض ایسے اشخاص کا معاملہ حضور کے پیش کئے جانے پر جو چندہ کے تارک ہیں۔ اور باوجودیکہ ان کو ہر طرح سے سمجھایا گیا۔ انہوں نے اپنی کوئی اصلاح نہیں کی۔ اور آخر جماعت مقامی نے ان کے اخراج از جماعت کی سفارش کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔

"ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت کی جاوے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ "تاکہ ان کو جماعت سے خارج کیا جاوے"۔

نیز فرمایا۔ کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جاویں گے۔ اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"۔

اس لئے عہدہ داران مقامی کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے اشخاص ہوں۔ جو چندہ کے تارک ہوں۔ اور ان کی اصلاح ہر چند سمجھانے کے باوجود نہ ہوئی ہو۔ اور جماعت مقامی کی رائے میں وہ جماعت سے خارج کئے جانے کے قابل ہوں۔ تو ان کا معاملہ معہ رپورٹ جماعت مقامی نظارت امور عامہ میں بھجوا دیا جائے۔ کیونکہ جب تک اخراج از جماعت کا فیصلہ نظارت مذکورہ کی طرف سے نہیں ہوگا۔ ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے جماعت مقامی پر قائم رہے گا۔ (ناظر بیت المال)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اعزاز میں دعوت

خان بہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم سندھ کی طرف سے

کراچی یکم مارچ۔ محمد نواز صاحب کٹکی سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی نے بذریعہ تار اطلاع دی۔ کہ خان بہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم سندھ نے کل دوپہر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں دعوت دی۔ مدعوین میں سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب منسٹر آف لاء اینڈ آرڈر پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیم۔ مسٹر حاتم علوی۔ مسٹر جمشید این۔ آر مہتہ۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ملک صلاح الدین صاحب اور مسٹر اے کے احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شامل تھے۔ حضور معہ خدام آج شب کی گاڑی کنجیجی روانہ ہو گئے۔

ناصر آباد (سندھ) کی مسجد احمدیہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی تقریر اور پہلی نماز

ناصر آباد اسٹیٹ [illegible]۔ آج بارہ بجے کی گاڑی سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع قافلہ وارد ناصر آباد ہوئے۔ حضور نے ناصر آباد کی مسجد کی بنیاد گذشتہ موقعہ پر رکھی تھی۔ آج پہلی نماز حضور نے جمعہ کی [illegible] پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں فرمایا۔ کہ استاد کا شاگرد پر اور شاگرد کا استاد پر والدین کا بچہ پر اور بچہ کا والدین پر حق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جنگل میں مکان بناتا ہے۔ تو دوسروں پر اس کا یہ حق ہے کہ اسے لوٹیں نہیں۔ اسی طرح مساجد کا حق ہے۔ کہ اسے آباد اور صاف رکھا جائے۔ اس میں بدبودار چیز کے ساتھ نہیں آنا چاہیئے۔ اگر اس بات پر عمل کیا جائے۔ تو ہمارے دیہات میں صفائی پیدا ہو سکتی ہے۔ دیہاتی لوگ اس وقت تک بدن سے کپڑا نہیں اتارتے جب تک پھٹ نہ جائے۔ حالانکہ ان کو دھو کر صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ عرب کے لوگ خواہ امیر ہوں یا غریب۔ کپڑے صاف رکھتے ہیں۔ اب جبکہ مسجد بن گئی ہے۔ اس کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نابینا شخص نے اجازت چاہی۔ کہ وہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرے۔ مسجد آتے وقت ٹھوکریں لگتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اگر اذان سنائی دیتی ہے۔ تو خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے مسجد میں آیا کرو۔ چونکہ زمینداروں نے باہر جا کر کام کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وقت مقرر کر لینا چاہیئے۔ تا ان کے کام میں بھی حرج نہ ہو۔ اور وہ نماز باجماعت بھی ادا کر سکیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ ماہ امان ۱۳۱۹ ھش مطابق ۷ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا میرے چیلنج مباہلہ کی صداقت کا اعتراف

اور

حکیم عبد العزیز کے اشتہار منظوری مباہلہ کا انکشاف

(۳)

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

ناظرین کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے مختصراً یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء کے فاروق میں جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کو میں نے مصلح موعود والی پیشگوئی کے متعلق مباہلہ کا جو چیلنج دیا تھا۔ اسکو مصری صاحب نے یکم فروری ۱۹۴۰ء کے "ننگ اسلام" پرچہ میں خلاف شریعت اور خلاف اسوہ انبیاء علیہم السلام بتا کر گریز کیا تھا۔ جس کا مدلل اور مکمل جواب خاکسار نے ۲۱ فروری ۱۹۴۰ء کے فاروق میں ناقابل تردید حوالہ جات سے دے کر ثابت کر دیا تھا۔ کہ میرا چیلنج مباہلہ بالکل شریعت کے مطابق اور اسوۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماتحت ہے۔ اور یہ پرچہ جوابی مصری صاحب کے نام ۲۱ فروری کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا۔ اس کے جواب سے عاجز آ کر شیخ مصری کی طرف سے دو چالاکیاں ظاہر ہوئیں۔ پہلی یہ کہ ۲۳ فروری کی شب میں مصری صاحب کے کسی نادان دوست نے جعلسازی کا یہ نمونہ دکھایا۔ کہ راتوں رات تمام احمدیہ مساجد اور احمدیہ کوچوں میں امور عامہ کی ایک گمشدہ مہر لگا کر اور ناظر صاحب امور عامہ کے جعلی دستخط بنا کر میرے مقابل شکست فاش کھا کر مندرجہ ذیل قلمی اشتہار چسپاں کیا۔ بریکٹ کے اندر میرے ریمارکس ہیں۔

"اعلان ضروری"

"کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میر قاسم علی صاحب نے چند اشخاص سے (جو شاید اب اس دنیا سے گذر گئے ہیں) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف کچھ باتیں پوشیدہ طور پر بیان کی تھیں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کہو مصری جی آمین) جن کا ذکر پیغامیوں کے ایک اخبار "ینگ اسلام" یکم فروری کے پرچے میں بھی آ چکا ہے۔ لہذا تا اطلاع ثانی جملہ احباب میر صاحب موصوف سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ جعلی دستخط زین العابدین ۲۳/۲ "

دزدیدہ مہر ناظر امور عامہ

اس اعلان کو چسپاں کرنے کے بعد مصری پارٹی کی ۲۳ فروری کی رات تو بڑی راحت اور خوشی سے گزری۔ مگر ۲۳ فروری کا دن پھر ان کے لئے ماتم بن گیا۔ جبکہ یہ اعلان پولیس میں پہنچ گیا۔ اور سلسلہ کے ذمہ وار کارکنان کی طرف سے جا بجا بورڈوں پر اس حماقت کے جعلی اور کذب صریح ہونے کا اعلان ہو گیا۔ تعجب ہے کہ وہ مصری جو آج تک اپنی پوزیشن کو مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری اور صدر انجمن کی کارکنی کے سہارے کھڑی کرتا رہتا ہے۔ اسکو اتنی بھی سمجھ نہ آئی۔ کہ نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ تو اس طرز پر قائم ہے۔ کہ اس کے نام سے کوئی ایسی شرارت اور جعلسازی ایک دن بھی چل نہیں سکتی۔ اور احمدی احباب مصری پارٹی کی طرح بیوقوف نہیں۔ کہ خلاف نظام سلسلہ ایسی چالاکیوں سے کسی شریر کا داؤ چلنے دیں۔ اور سمجھ نہ جائیں۔ کہ یہ افترا پردازی ہے۔ بہرحال مصری صاحب کی یہ مزید ناقابل تردید شکست ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ قبل از مباہلہ ہی ان کو پے در پے ہو رہی ہے۔

شیخ مصری کے بائیں ہاتھ کا کرتب اور میرے چیلنج مباہلہ کی صداقت کا ثبوت

مذکورہ بالا اعلان نے جب مصری صاحب کے زخموں پر مرہم نہ لگایا۔ بلکہ زخموں کی ٹیس کو اور بڑھایا۔ تو آپ کے بئس القرین نے اپنے شیخ کی اضطرابی حالت پر ترس کھایا۔ اور آپ کی مذبوحی حرکات پر رحم آیا۔ تو اسی عالم بے بسی میں شیخ کو ایک نہایت ہی نامعقول دوسری چالاکی کا سبق پڑھایا۔ کہ اس کے دست چپ سے ۲۸ فروری کو ایک مطبوعہ پوسٹر احراری اڈوں پر لگوایا۔ جس سے میرے چیلنج مباہلہ کے مطابق شریعت ہونے کا عملاً اعتراف فرمایا۔ ملاحظہ ہو مصری پارٹی کا منقولہ ذیل پوسٹر:۔

"جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان کا چیلنج مباہلہ منظور"
آئیے میدان میں

جناب میر قاسم علی صاحب نے اپنے اخبار فاروق مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں زیر عنوان "شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور اس کے ہم خیالوں کو چیلنج" لکھا ہے۔ کہ وہ تمام لوگ جو جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں مانتے۔ میر صاحب کے نزدیک فاسق اور کاذب ہیں۔ اور انہیں جناب میر صاحب کی طرف سے مباہلہ کا کھلا چیلنج ہے۔

یہ خاکسار بھی (جو مصری صاحب کا دست چپ ہے) انہی لوگوں میں سے ہے۔ جو جناب خلیفہ صاحب کو پاک و مطہر حضرت اقدس کا حقیقی جانشین روحانی خلیفہ اور مصلح موعود نہیں مانتے۔ بلکہ اس کے برعکس ایمان رکھتے ہیں۔ لہذا میں جناب میر قاسم علی صاحب کے چیلنج مباہلہ کو منظور کرتے ہوئے اپنے بال بچوں سمیت میدان مباہلہ میں آنے کو تیار ہوں (وما توفیقی الا باللہ) جناب میر صاحب بھی جرأت کر کے میدان میں نکلیں۔ آپ کی تجویز کے مطابق مقام مباہلہ مجھے منظور ہے۔ اور آپ کے پرچہ فاروق مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۰ء کے مطابق قبل بددعا فریقین اتمام حجت کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ اپنے دلائل پیش کریں گے۔ تاریخ مباہلہ کے متعلق آپ نے بتراضی فریقین لکھا ہے۔ اس کے متعلق بھی میری طرف سے آپ کو کلی اختیار ہے۔ کہ جونسی تاریخ چاہیں مقرر فرما دیں۔ صرف اس قدر عرض ہے۔ کہ تاریخ مباہلہ سے کم از کم تین ہفتہ پیشتر اخبارات میں اعلان ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ جو دوست بیرونجات سے اس الٰہی نشان اور خدائی عدالت میں متدائرہ مقدمہ کی کارروائی سماعت کرنا چاہیں۔ وہ تشریف لا کر مستفید ہو سکیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میر صاحب قبلہ فضول بحثوں اور لفظی ایچا پیچیوں میں پڑ کر راہ فرار اختیار کرنے کی بجائے میدان مباہلہ میں نکل کر عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

آپ کا خادم حکیم عبد العزیز احمدی مالک دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ قادیان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع بیل نہ کودا کودی گون
یہ تماشا دیکھے کون

یہ منظوری چیلنج ایسے شخص کے نام سے مشتہر ہوئی۔ جو ایک طفل نوخیز ابھی سن رشد کو بھی نہیں پہنچا۔ اور شرعی نابالغ ہے۔ جو خیر سے بقول خود خاکسار ایڈیٹر فاروق کا "خادم" اور مریضوں کی بدقسمتی سے "حکیم" بھی بن گیا ہے۔ حالانکہ یہ "خادم حکیم" اس منظوری چیلنج کا صحیح املا بھی لکھنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اور احمدیت کی الف بے سے بھی واقف نہیں۔ اور ایک کارڈ بھی صحیح لفظوں میں لکھنے سے عاری ہے۔ کیونکہ میرا خادم ہونے کی وجہ سے میں اس کے علم وفضل سے واقف ہوں۔ تاہم اسکی دلیری قابل داد ہے۔ اس لئے کہ اس نے مصری کی خاطر وہ نمونہ دکھایا ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری کے متعلق ان کے ایک جاں نثار نے جس کی غیر احمدیوں میں یہ مضحکہ خیز کہانی بیان کی جاتی ہے۔ دکھایا تھا۔ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو حاکم وقت نے گرفتار کرانا چاہا۔ اور آپ کے اس مکان کا محاصرہ کر لیا۔ جس میں آپ مع حواریوں کے رونق افروز تھے۔ تو صلیب والی لعنتی موت سے آپ نے ڈر کر اپنے حواریوں سے درخواست کی۔ کہ آج کون ہے جو میری جگہ اس صلیبی موت کو قبول کر کے صلیب پر چڑھ جائے۔ جس کے بعد وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے جیسے درجے پائے گا۔ تو ان میں سے ایک عاقبت نااندیش لڑکے نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ حضور میں آپ کی جگہ صلیب پر مرنے کو اور لعنتی بننے کو حاضر ہوں۔ اس کا یہ منظور کرنا تھا۔ کہ فوراً اسکی صورت و شکل وشباہت وغیرہ سب مسیح کی سی بن گئی۔ اور مسیح کو فرشتے آسمان پر اٹھا کر لے گئے۔ اور سپاہیوں نے اس کو مسیح جان کر گرفتار کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ وہی ضرورت آج مصری صاحب کو پیش آ گئی۔ اور آپ نے بھی اپنے ہواخواہوں کو اکسایا۔ کہ برادران آج بڑی مشکل کا سامنا ہے۔ تم میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو اس سرخ پیالہ کو جو میر قاسم علی کی طرف سے میرے لئے پیش ہو گیا ہے۔ خوشی سے پی لے۔ اور مجھے بچا لے پھر وہ بڑا ثواب حاصل کرے۔ اپنے شیخ کی اس اضطراری حالت کو دیکھ کر کسی نے رحم نہ کھایا۔ اگر کچھ رحم آیا۔ تو ان کے دست چپ میرے "خادم حکیم عبدالعزیز" کو ہی آیا۔ اور کم سنی اور نافہمی سے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ کہ حضور میں اس صلیبی مزے کو چکھنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ نہ گھبرائیے۔ قلم دوات منگائیے۔ اور میری طرف سے جھٹ منظوری کا اشتہار لکھ دیں۔ چھپوا دیں۔ بازاروں میں لگوا دیں۔ پھر دیکھی جائیگی۔ جو ہوگی۔ ع

شکست و فتح تو قسمت کی ہے و لے اے عزیز
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

اس نیم حکیم سے کوئی پوچھے۔ کہ تو نے کس حیثیت سے یہ منظوری مباہلہ کا اشتہار دیا ہے۔ کیا تجھ کو میر صاحب نے مخاطب کیا تھا۔ یا تو نے بھی کوئی خلاف مضمون مصلح موعود والی پیشگوئی کے متعلق لکھا تھا۔ جو انگلی کٹا کر شہیدوں میں ملنا چاہا ہے۔ حکیم جی! افسوس آپ نے یہ نہ سوچا۔ کہ اس میدان کا مرد یہ ننھا سا "خادم" نہیں ہے۔ اور نہ آپ کو یہ سوجھا کہ جناب شیخ مصری خود کیوں اس پیالہ کو ٹالتے اور اپنی جان بچا کر بھاگتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس صلیب پر چڑھاتے ہیں۔ ارے ع

لڑتے ہیں شہسوار ہی میدانِ رزم میں
وہ طفل کیا لڑے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

"میرے خادم" یہ تو بتا۔ کہ تو نے فاروق میں ننگ اسلام کا جواب بھی پڑھا ہے یا نہیں؟ اور اس سے پہلے فاروق کا چیلنج مباہلہ بھی سنا دیکھا تھا۔ یا یونہی "پانچویں سواروں" میں ملنے کا شوق گدگدایا؟ کیا فاروق میں کہیں تیرا ذکر شر بھی تیری نظر سے گذرا ہے۔ جو مجھ کو لکھ دیا۔ کہ "آئیے میدان میں"۔ حکیم جی! ذرا فرمائیے تو سہی۔ کہ کونسے میدان میں۔ اور کس کے مقابلہ میں مجھے بلایا جاتا ہے۔ کیا ایک طفل مکتب کے؟ کیا ایک نیم حکیم کے۔ کیا ایک گمنام خادم مفرور کے؟ ع

وہ دن نہیں رہے کہ پسینہ گلاب تھا
اب عطر بھی ملو تو محبت کی بو نہیں

لو اب تمہاری منظوری چیلنج کا جواب دیتا ہوں۔ کسی سے پڑھوا کر سن لو۔ خود تو تمہیں اتنی قابلیت نہیں۔ کہ پڑھ سکو اور سمجھ لو۔ میں نے اپنے چیلنج میں صاف کھول کر مصری صاحب کے ہمخیالوں کا پتہ ونشان بتا دیا تھا۔ سنو وہ ہمخیال جن کو میرا خطاب تھا یہ ہیں۔

"میں.... شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور اس مسئلہ میں ان کے **پیغامی ہمخیالوں** کو مندرجہ ذیل پانچ امور پر اپنے ساتھ مباہلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں"۔

(فاروق ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء صفحہ ۲ کالم ۲)

پس میرے چیلنج میں جہاں بھی مصری صاحب کے ہم خیالوں کو چیلنج ہے۔ سب جگہ مقدم مصری صاحب ہیں۔ اور ہمخیالوں سے مراد پیغامی پارٹی اور ان کا امیر ہے۔ نہ کہ ایرا غیرا نتھو خیرا۔ اس کو خوب یاد رکھو۔ نیم حکیم "میرا خادم" ابھی اس عزت کے پانے کا اہل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ ع

ابھی سن ہی کیا ہے جو چالاکیاں ہوں
تمہیں آئیں گی شوخیاں آتے آتے

دوسرا جواب۔ میرے چیلنج مباہلہ کو منظور کرنے والا نیم حکیم۔ احراری پارٹی سے ہے یا پیغامی پارٹی سے یا مصری پارٹی سے۔ اسکی وضاحت ہونی چاہیئے۔ (۱) اگر "میرا خادم" احرار کا فرمانبردار ہے۔ تو ان کو اس چیلنج میں مخاطب نہیں کیا تھا۔ (۲) اگر نیم حکیم پیغامی پارٹی کا جاں نثار ہے۔ تو اسکی تصدیق درکار ہے۔ پھر وہ کس جواب کا حقدار ہے۔ اور اگر "مالک دواخانہ رفیق زندگی" شیخ مصری کا لبتہ بردار ہے۔ تو وہ سخت تنبیہہ کا سزاوار ہے۔ اسلئے کہ شیخ مصری ننگ اسلام میں بڑی چیخ وپکار کے ساتھ کہہ چکا ہے۔ کہ میر قاسم علی کا چیلنج مباہلہ

(۱) "خلاف شریعت ہے۔ بلکہ شریعت کے ساتھ صریح تمسخر ہے"۔ ننگ اسلام صلا

(۲) "یہ چیلنج مباہلہ بوجہ خلاف شریعت ہونے کے اس قابل بھی نہیں۔ کہ اسکی طرف التفات تک بھی کیا جائے"۔ صلا

(۳) "یہ چیلنج مباہلہ سراسر خلاف شریعت ہے۔ اور مومن کسی حال میں بھی شریعت کی خلاف ورزی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا"۔

(۴) "خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب نے جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ وہ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں"۔ صلا

اب حکیم جی بتلائیں۔ کہ میرا وہ چیلنج مباہلہ جس کو آپ کے مقتدا شیخ مصری نے شریعت کے خلاف شریعت سے تمسخر وغیرہ کا مصداق قرار دیا تھا۔ آپ نے اس کو شریعت کے مطابق مان کر منظور کر لیا۔ تو کیا اپنے پیشواء کی تحریری وزبانی تکذیب نہیں کر دی۔ ذرا ہوش کر کے جواب دینا۔ ع

الجھا ہے پاؤں آپ کا مصری کے جال میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا

سچ کہو۔ کیا تم بروئے شریعت مصری ان لوگوں میں نہیں داخل ہو گئے۔ "جو نفسانی جوش میں آ کر شریعت (مصری) کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں"۔

(ننگ اسلام صلا)

بے شک تم اس سزا کے مستحق ہو۔ کہ تم کو اس چوکڑی سے خارج کر دیا جائے۔ لہذا میں بزبان مصری تمہارے متعلق مندرجہ ذیل اشتہار دیتا ہوں :-

"اعلان ضروری"

"گذشتہ ہفتہ حکیم عبدالعزیز نے میرے وہ دلائل جو میں نے میر قاسم علی کے چیلنج مباہلہ کو خلاف شریعت۔ خلاف اسوہ رسول صلعم خلاف مسیح موعود علیہ السلام وشریعت سے کھلا کھلا تمسخر قرار دے کر ننگ اسلام مورخہ یکم فروری ۱۹۴۰ء میں شائع کئے تھے۔ منظوری مباہلہ کا اشتہار دے کر حرف غلط کی طرح مٹا کر اس مباہلہ کو مطابق شریعت مان لیا ہے۔ لہذا تا اطلاع ثانی کوئی احراری یا پیغامی یا عبدالکریم میرا مصرع اولیٰ وزاہد عبدالعزیز کا مصرعہ ثانی حکیم عبدالعزیز مذکور سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ نہ اسکو کسی نوع کی امداد دیں۔ نہ اسکو اپنے پاس بٹھائیں۔ نہ خود اس کے گھر جائیں۔ نہ اس سے کلام کریں۔ نہ اس کا سلام لیں۔ جو اسکی تعمیل نہ کریگا۔ وہ اسفل السافلین میں پڑیگا"۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری مخرج از جماعت احمدیہ بقلم ایڈیٹر فاروق

یہ سزا اس وقت تک بحال رہے گی۔ جب تک کہ عبدالعزیز اپنے منظوری چیلنج کو واپس لے کر یہ اعلان نہ کر دے۔ کہ میں نے جوشِ نفسانیت سے مصری صاحب کی حالت زار پر ترس کھا کر ان کے اشادہ سے ان کی تکذیب کا مرتکب اور شریعت مصری کے احکام کو توڑنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ میری توبہ ہے۔ کہ آئندہ میں ایسا کروں۔ اس اعلان کے بعد پھر حکیم عبدالعزیز کے متعلق غور کیا جائے گا۔ کہ اسکو دست چپ

بنایا جائے۔ اور اس کا ماہانہ برقرار رکھا جائے یا اس کو شودر کی پدوی دے کر کسی خدمت پر لگایا جائے۔ (وہی معلن)

لیکن میرا خیال ہے۔ کہ نیم حکیم کہیں اس اعلان سے جو مصری صاحب کی زبان سے میں نے شائع کیا ہے۔ ناراض ہو کر حسب ذیل اشتہار نہ دیدے۔

انکشاف حقیقت

میرے احراری۔ پیغامی مستری اور دو ایک جو مصری پارٹی میں ہیں۔ سب کو واضح ہو۔ کہ میر قاسم علی کے چیلنج مباہلہ کی منظوری کا جو اشتہار بازار میں میرے نام سے طبع کرا کر چسپاں کرایا گیا ہے۔ جو میر قاسم علی صاحب کے جواب مندرجہ فاروق مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۴۰ء کو پڑھنے کے بعد جب بجز اس کے کوئی چارہ نہیں دیکھا۔ کہ کوئی چال چلی جائے۔ تب بمشورہ پیغامیاں میرے نام سے یہ اشتہار مصری صاحب نے لکھوایا۔ اور چھپوایا۔ اور مشترکہ آمد سے اس کے مصارف ادا کئے۔ میں نے ہرگز نہیں کہا۔ کہ میری طرف سے منظوری کا اشتہار دے دو۔ مجھے یہ مصری صاحب کی زبانی پتہ لگ گیا تھا۔ کہ میر قاسم علی صاحب کا چیلنج مباہلہ خلاف شریعت قرار دے کر مصری صاحب نے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا ہے۔ لیکن اس پر بھی مجھے یہ دم دیا۔ کہ تیرے نام سے منظوری مباہلہ کا اشتہار اگر دیدیں۔ تو لوگوں میں چرچا ہو جائے گا۔ کہ لو صاحب مصری پارٹی کا ایک بڑا معزز رکن اعلےٰ مباہلہ کرنے کو تیار ہے۔ اور یہ یقین دلایا تھا۔ کہ میر قاسم علی ایسے لایعنی اشتہار کو کوئی وقعت نہ دیگا۔ اور اسکی طرف خیال بھی نہ کرے گا۔ کیونکہ اس نے مباہلہ کا چیلنج مصری صاحب کو اور پیغامیوں کو دیا ہے۔ نہ کہ کسی دیگر شخص کو۔ اور اب شیخ جی نے میرے مقاطعہ کا اعلان کر کے اپنی دیانتداری کا ثبوت دیا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔

اگر اس قسم کے اعلان شیخ و مرید کی طرف سے نہ ہوئے۔ تو صاف کھل جائے گا۔ کہ سه
یکے دزد باشد دگر پردہ دار کے مصداق دونوں ہیں۔

یہاں تک تو مصری صاحب کی دو چالوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے میرے جواب کو پڑھ کر اختیار کی تھیں۔ جو انکی بدقسمتی سے حسب فرمان الٰہی لایحیق مکر السیئ الا باھلہ کے اپنی پر ہی الٹ پڑیں۔ اور یہ مصری کی تیسری شکست ہے۔ اس کو یاد رکھیں لیکن نیم حکیم کی اشک شوئی بھی کرنی ضروری ہے لہٰذا میں اس کے منظوری چیلنج کو ذیل کی چند شرطوں کے ساتھ قبول کر کے اس کے ساتھ ہی معاملہ کر لوں گا۔

پہلی شرط:۔ مصری صاحب حلف موکد بعذاب سے یہ اعلان کر دیں۔ کہ حکیم عبدالعزیز نے جو میر قاسم علی کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر کے اشتہار دیا ہے۔ اس میں نہ میری سازش ہے۔ نہ میں نے اسکو اسکی ترغیب دی۔ نہ اس کے اشتہار کا مضمون میں نے لکھا۔ یا لکھوایا۔ نہ چھپنے سے قبل دیکھا۔ نہ سنا۔ نہ اس اعلان کا جو میر قاسم علی کے متعلق جعلی دستخطوں سے احمدیہ مساجد میں لگایا گیا تھا۔ مجھے علم ہے۔ اگر میں یہ جھوٹ کہتا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ آمین۔

دوسری شرط } مصری صاحب یہ بھی اعلان کر دیں۔ کہ میرا وہی ایمان عقیدہ اور یقین ہے۔ کہ میر قاسم علی کا چیلنج مباہلہ خلاف شریعت ہے۔ خلاف اسوہ انبیاء علیہم السلام ہے۔ اور ہرگز قابل قبول نہیں۔ اور میری تحقیق و علم کی رو سے عبدالعزیز کا اس خلاف شریعت مباہلہ کو منظور کرنا شریعت سے کھلا تمسخر اور احکام شریعت کی صریح خلاف ورزی کر کے عاقبت کو برباد کرنا ہے۔ اس لئے میں اس شخص سے بیزار ہوں۔ اور مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

جس وقت یہ اعلان حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ مصری صاحب کی طرف سے "ینگ اسلام" یا "پیغام صلح" میں یا علیحدہ اشتہار کی صورت میں باضابطہ شائع ہو کر مجھے پہنچ جائے گا۔ تو میں حکیم عبدالعزیز اپنے خادم سے ہی مباہلہ کر لوں گا۔ اور اگر یہ اعلان مصری صاحب کی طرف سے نہ نکلا۔ تو پھر حکیم عبدالعزیز صاحب ہی مندرجہ ذیل اعلان چھپوا کر شائع کر دیں۔ کہ

تیسری شرط } میں حکیم عبدالعزیز مالک دواخانہ رفیق زندگی خدا تعالیٰ کے جلال کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں نے جو اشتہار منظوری چیلنج مباہلہ کا بازاروں میں چسپاں کیا ہے۔ کسی احراری یا پیغامی یا مستری یا مصری صاحب کے ایماء اور منشاء اور مشورہ سے نہیں شائع کیا۔ اور وہ اعلان جو میر قاسم علی کے متعلق جعلی دستخطوں سے احمدیہ مساجد و کوچوں میں ۲۳ فروری کی رات کو چسپاں کیا گیا تھا۔ اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ کہ کس نے لکھا۔ اور میرا اشتہار مباہلہ نہ شیخ صاحب مصری یا کسی احراری یا پیغامی۔ یا مستریان مباہلہ نے لکھا یا بتایا یا لکھوایا ہے۔ نہ میں نے ان کو دکھایا ہے۔ بلکہ میں نے خود بخود بغیر ان کے علم و صلاح و تحریک کے لکھا اور چھپوایا۔ اور اس کا خرچ اپنی جیب سے ادا کیا ہے۔ اگر میں یہ جھوٹ لکھتا ہوں۔ تو خدا کی مجھ پر لعنت ہو۔ آمین۔

چوتھی شرط } حکیم عبدالعزیز یہ بھی اسی حلف کے ساتھ اعلان کرے۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا میر قاسم علی کے چیلنج مباہلہ کو خلاف شریعت اور خلاف اسوہ رسول صلعم و مسیح موعود علیہ السلام قرار دینا بالکل غلط ہے۔ وہ مطابق شریعت ہے۔ اور اسوہ مسیح موعود علیہ السلام کے ماتحت ہے۔ اور مصری صاحب کا ایسے جائز مباہلہ سے گریز مصری صاحب کی کھلی کھلی شکست ہے۔

جس وقت یہ اعلان حکیم عبدالعزیز کی طرف سے باضابطہ طبع ہو کر شائع ہو جائیگا۔ تو میں تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ جس کو حکیم عبدالعزیز صاحب بھی منظور کر لیں گے۔ اپنے خادم حکیم صاحب سے مباہلہ کر لوں گا۔ اور اگر حکیم جی یہ اعلان نہ شائع کریں۔ تو پھر مندرجہ ذیل طریق اختیار کریں۔ تب بھی میں ان سے مباہلہ کر لوں گا۔

پانچویں شرط } حکیم عبدالعزیز صاحب مصری صاحب کی قلم و زبان سے یہ اعلان کرا دیں۔ کہ میں نے میر قاسم علی کے چیلنج مباہلہ کو جو خلاف شریعت وغیرہ بتایا تھا۔ اب مجھے اپنے دلائل کی کمزوری اور اپنی غلطی کا علم ہو گیا ہے۔ کہ وہ میری تحقیق یا عقیدہ باطل تھا۔ اس سے میں نے رجوع کر لیا ہے۔ اور اب میں اس چیلنج مباہلہ کو جائز اور مطابق شریعت و تعلیم و اسوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مانتا ہوں۔ اور حکیم عبدالعزیز کی منظوری مباہلہ کو احکام شریعت کی خلاف ورزی نہیں سمجھتا۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ اگر میر قاسم علی کے حق میں نکلا۔ تو میں اپنے عقیدہ سے تائب ہو کر حضرت خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود اور روحانی خلیفہ مان لوں گا۔ (یہ شرط خود مصری صاحب کی اپنی مسلمہ اور ایجاد کردہ ہے۔ جس سے انکار مترادف بفرار سمجھا جائے گا)

دیکھو حکیم جی اور شیخ جی۔ میں نے کتنی آسانیاں آپ کے واسطے پیدا کر دی ہیں۔ یعنی یا تو پہلے دو اعلان مصری صاحب کر دیں۔ تو میں عبدالعزیز صاحب سے بھی مباہلہ کر لوں گا۔ یا پچھلے دو اعلان حکیم عبدالعزیز کر دے۔ تب بھی میں اس سے مباہلہ کر لوں گا۔ یا پھر چاروں مندرجہ بالا اعلان نہ کریں۔ صرف پانچواں اعلان ہی مصری صاحب کر دیں۔ تو میں خدا کے فضل و کرم سے بتوفیق الٰہی اپنے خادم حکیم عبدالعزیز صاحب کے میدان مباہلہ میں حاضر ہو کر ان سے مباہلہ کر لوں گا۔ امید ہے۔ کہ شیخ صاحب و حکیم صاحب دونوں کو اب کوئی عذر نہیں ہو گا۔ نہ وہ کسی اور راہ فرار کو تلاش کریں گے۔ نہ کسی سوراخ کو گھسنے کے لئے ڈھونڈیں گے۔ سه
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ اس کا

آپ کا خیر خواہ دلی خاکسار قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان۔

مایوس العلاج مریضوں کو
خوشخبری

دی جاتی ہے۔ کہ بنگال ہومیو فارمیسی قادیان میں بفضلہ تعالےٰ تمام دیرینہ و پوشیدہ امراض کا علاج نہایت ہمدردی و توجہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آپ ملاقات یا خط و کتابت کے ذریعہ ہم سے طبی مشورہ لیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

بنگال ہومیو فارمیسی کی خاص ادویات یہ ہیں

(۱) **علاج گردہ** } گردہ کی درد۔ مثانہ کی پتھری اور پیشاب کا رک رک کر آنا۔ ایسی جملہ شکایات کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اور پتھری کو پگھال کر نکال دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی للعہ ۸ر

(۲) **حفسم**۔ بواسیر خونی ہو یا بادی ہر ایک کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

(۳) **محافظ اولاد**:۔ مرض اٹھرا یعنی بچوں کا مردہ پیدا ہونا۔ وقت سے پیشتر حمل کا گر جانا حاملہ عورتوں کی کمزوری وغیرہ کے لئے یہ بہت مفید و مجرب دوا ہے۔ اور ماں کے دودھ کو کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ر

(۴) **موتیا بند**:۔ موتیا نیا ہو یا پرانا اور خواہ اپریشن ہو چکا ہو۔ سب قسم کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اور عینک کی ضرورت کو رفع کر دیتی ہے۔ قیمت للعہ ر

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن ایم۔ بی۔ ایچ ڈی
بنگال فارمیسی۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وانتھی امر الزمان الینا کا ظہور خلافت ثانیہ میں

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہی قانون جاری ہے۔ کہ گمراہی اور ضلالت کے وقت انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے۔ مگر جب کبھی اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ نفوس دنیا میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ تو شیطان بھی ان کی مخالفت میں پورا زور لگاتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے۔ کہ یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا جھنڈا بلند کرنے والے ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔

اس موجودہ زمانہ میں بھی گمراہی کا دَور دورہ ہوا۔ جیسا کہ اقتراب الساعۃ صـ۱۲ میں لکھا ہے۔ " اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتران کے ہیں۔" نیز مولوی ثناء اللہ صاحب بھی موجودہ زمانہ کی حالت پر گواہی دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں۔" (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ تو شیطان نے بھی ہر طرف سے حملہ کیا۔ ہندو۔ عیسائی تو درکنار مسلمان بھی آپ کے دشمن ہوگئے۔ اور انہوں نے سر توڑ کوششیں کیں۔ کہ یہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو۔ مقدمے کئے۔ کفر کے فتوے لگائے۔ اور راستہ میں مولویوں کو بٹھایا۔ تاکہ اس مرسل ربانی سے لوگوں کو نفرت دلائی جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً خبر دی۔ کہ " وانتھی امر الزمان الینا الیس ھٰذا بالحق" (تذکرہ صـ۲۳۶) جس کی تشریح آپ براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں۔ " پیشگوئیوں کے اقسام میں سے اول وہ پیشگوئی ہے۔ جس کی طرف وحی الٰہی وانتھی امر الزمان الینا میں اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مخالف لوگوں سے ہمارا جنگ ہوگا۔ مخالف چاہینگے کہ اس سلسلہ میں ناکامی رہے۔ اور لوگ اس طرف رجوع نہ کریں۔ اور نہ قبول کریں۔ پر ہم چاہینگے۔ کہ لوگ رجوع کریں۔ آخر ہمارا ہی ارادہ پورا ہوگا۔ اور لوگوں کا اس طرف رجوع ہو جائیگا۔ اور وہ قبول کرتے جائیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۵۹)

پس اللہ تعالےٰ نے آپ کو تسلی دی۔ کہ شیطان کا لشکر آپ کی تبلیغ میں اور آپ کے مقصد میں کسی قسم کا روڑہ نہیں اٹکا سکتا۔ بلکہ ذلیل و خوار ہوگا۔ اور ہمارے کام میں ترقی ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ " قالوا لات حین مناص (تذکرہ صـ۲۶۳) یعنی دشمن کہیں گے۔ اب کوئی گریز کی جگہ نہیں۔

آپ کی زندگی میں جو دشمن آپ کے مقابلہ میں اٹھا۔ وہ ذلیل و خوار ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ مگر آپ کی وفات کے بعد شیطان نے یہ خیال کیا۔ کہ شاید اب یہ سلسلہ مٹ جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے قدرت ثانیہ کے ظہور سے اپنی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ اور جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور لوگوں نے خیال کیا۔ کہ شاید یہ جماعت حضرت مولانا نور الدین صاحب کے وجود کی وجہ سے ترقی کر رہی ہے۔ اور آپ کی وفات کے بعد نابود ہو جائے گی۔ جب آپ کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ تو شیطان نے پہلے سے بڑھ کر حملہ کیا۔ نہ صرف باہر کے مخالف لوگوں سے واسطہ تھا۔ بلکہ اندر سے بھی ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس کے زعماء جاتے ہوئے کہہ گئے۔ کہ قادیان میں اُلّو بولیں گے۔ اور اس ہائی سکول پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ مقام جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کے نبی نے کہا تھا۔ " ایک بار مجھے الہام ہوا تھا۔ ذرا قادیان میں نازل ہوگا۔ اپنے وعدہ کے موافق" (تذکرہ صـ۱۴۳) اسکی یہ حالت ہو۔ آخر وہ لوگ مرکز کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور ایسے عقیدے اختیار کئے۔ جن کی وجہ سے وہ غیر احمدیوں کو اپنے ساتھ آسانی سے ملا سکتے تھے۔ مگر وانتھی امر الزمان الینا الیس ھٰذا بالحق اس شخص کے ذریعہ سے ہی پورا کیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ " میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص قائم کروں گا۔" جو " اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور وہ اپنے ارادوں میں اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔ چنانچہ باوجود مخالفتوں کے اس جماعت نے حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کے زیر سایہ ترقی کی۔ جس کی نظیر پہلے چند سالوں میں ملنی مشکل ہے۔ لیکن شیطان نے پہلے سے بڑھ چڑھ کر حملے کئے۔ اور ایک لشکر کو تیار کیا۔ جو کہ احرار کے نام سے موسوم ہوا۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ مگر قادیان کی ہر اینٹ بموجب حکم وسع مکانک کے ہے۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ نے اسکی حفاظت کی اور احرار کے پاؤں کے تلے سے زمین نکل گئی۔ اور وہ اپنے مقصد میں نامراد رہے۔ پھر شیطان کی فوج نے مصری کے لباس میں حملہ کیا۔ احرار اور امیر پیغام نے اسکی خوب پیٹھ ٹھونکی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس جنگ میں بھی نمایاں فتح نصیب کی۔ جس کا ثبوت ۱۹۳۹ء کی بیعت کے اعداد و شمار سے ہو سکتا ہے۔

بیعت دوران سال ۱۹۳۹ء اندرون ہند	۱۸۱۶
" " " " بیرونی "	۷۳۰
" جلسہ سالانہ ۳۹ء	۲۳۶
کل بیعت کنندگان	۳۱۸۲

پس اے دوستو! غور کرو۔ کہ جب جماعت ہر ایک فتنہ پر غالب آتی ہے۔ اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی ہے۔ تو وہ جماعت کی صداقت اور مخالفین کے جھوٹا ہونے کی بین دلیل ہے۔ کیونکہ یہ الٰہی نصرت اور تائید کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ کسی انسان کا اس میں دخل ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان نشانات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

مولا بخش مجاہد تحریک جدید دیہاتی سکیم

پراونشل انجمن احمدیہ بہار کا سالانہ تبلیغی جلسہ اور سالانہ کانفرنس

صوبہ بہار کے احمدیوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ صوبہ ہذا کا سالانہ تبلیغی جلسہ اس دفعہ انشاء اللہ تعالےٰ خان پور ملکی متصل تاراپور ضلع مونگیر ۱۳-۱۴-۱۵ اور ۱۶ اپریل ۱۹۴۰ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ خانپور میں جلسہ کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہاں بفضلہ تعالیٰ حال ہی میں کئی نوجوان سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ وہاں ایک نئی انجمن بھی قائم ہوئی ہے۔ اور مزید ترقی کی امید ہے۔

اسی اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سالانہ کانفرنس بھی اسی مقام پر ہوگی۔ لہٰذا لوکل انجمنوں کے ذمہ وار کارکن کانفرنس کے لئے مفید تجاویز جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ بہار کے پاس ۲۵ مارچ تک ضرور بھجوا دیں۔ تاکہ ایجنڈا میں داخل ہو کر کانفرنس کے سامنے پیش کی جا سکیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقتدر علماء انشاء اللہ مرکز سے بلوائے جائیں گے۔ بالخصوص مولوی عبد اللہ بن سلام صاحب نومسلم جو وید کے بہت بڑے عالموں میں سے ایک منتخب عالم ہیں۔ ان کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ جملہ احمدی احباب صوبہ بہار اس جلسہ میں کثرت سے شمولیت فرمانے کی ابھی سے کوشش کریں۔ اور اپنا اپنا پراونشل چندہ جلد ادا کر دیں۔ قیام و طعام کا انتظام پراونشل انجمن کے ذمہ ہوگا۔

یہ بھی اطلاع کر دینا ضروری ہے۔ کہ خان پور ملکی پہنچنے کا ریلوے سٹیشن سلطان گنج (E.I.R) ہے۔ جہاں سے بذریعہ موٹر لاری یا یکہ خان پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

ایک عظیم الشان صداقت۔ اسکے منکروں کو پینتیس ہزار روپیہ کے انعامات (۳۵۰۰۰)

(از جانب جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد - دکن)

خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ انسان وہ اعمال کرے۔ کہ جن سے وہ دونوں جہان میں فلاح پائے اسلیئے اسکی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس کے بندے ہمیشہ یہ دعا مانگیں۔ کہ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یعنی اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ سے۔

مگر دنیا کے اکثر لوگ صرف اسی جہان میں عیش و آرام چاہتے ہیں۔ اسلیئے دن رات صرف اسی کے طلبگار ہیں۔ ان کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبَاطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنی جو کوئی چاہتا ہے دنیاوی زندگی اور اسکی زینت کو تو ہم ان کے عملوں کا یہیں پورا بدلہ ادا کر دیتے ہیں۔ اور اس بدلہ میں ان کو نقصان نہیں دیا جاتا۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔ اور ان کے تمام اعمال ضائع اور برباد ہو جائیں گے۔

دنیا کے تمام لوگوں کو یہ حقیقت سمجھانے کے لئے خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام میں اپنے نبی مبعوث فرمائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ "اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔" یعنی کوئی ایسی قوم نہیں۔ جس میں نبی نہ گزرا ہو" (سورۃ ۳۵ آیت ۲۴) اور ہر ایک نبی کی اصل تعلیم صرف یہ تھی۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کی صحیح معرفت حاصل کریں۔ کیونکہ جس چیز کی معرفت حاصل نہ ہو۔ اسکی کوئی قدر نہیں ہو سکتی۔ ایک بچے کے ہاتھ میں لاکھ روپیہ کا ہیرا دیدو وہ اس کی کوئی قدر نہیں کرے گا۔ مگر جوہری اسکی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسلیئے خدا تعالےٰ اپنے نبی کے ذریعہ جو پہلا کام کرواتا ہے۔ وہ اسکی معرفت ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ "قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ" یعنی اٹھ اور لوگوں کو ڈرا۔ اور اپنے رب کی عظمت آشکار کر (سورۃ ۷۴ آیت ۲ - ۳)

انسان جب اپنے خالق کی صحیح معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس کے دل میں اسکی عظمت۔ اس کی محبت۔ اس کا خوف داخل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ کوئی ایسا کام کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ بلکہ وہ ہمیشہ ایسی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ کہ جس سے خدا تعالےٰ راضی ہو۔ اس طرح خدا تعالےٰ کی صحیح معرفت انسان کی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ وہ متقی ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں فلاح پاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے "لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ"۔ یعنی جس نے خوف کیا اپنے رب کے حضور میں کھڑے ہونے کا اس کے لئے دو جنت ہیں۔ (سورہ ۵۵ آیت ۴۶) ایک جنت اس جہان میں۔ دوسری جنت بعد وفات۔ اس زمانہ میں بھی لوگ اپنے حقیقی معبود کی معرفت کھو بیٹھے ہیں۔ اسلیئے بے خوف ہو کر دن رات بدکاریوں میں مبتلا ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ بھی کمزور بادشاہوں کی حکومت زبردستی سے چھین رہے ہیں۔ بڑی بڑی قومیں کمزور قوموں پر ظلم کر رہی ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے۔ کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں۔ اسلیئے خدا تعالےٰ کا قدیم سے یہ قانون ہے۔ کہ جب کسی مذہب کا بانی فوت ہو گیا ہو۔ اور اسکی قوم اسکی اصل تعلیم فراموش کر کے بدکاریوں میں مبتلا ہو گئی ہو۔ تو اس قوم کو پھر راہ راست پر لانے اور اس کے مذہب کی حفاظت کرنے کے لئے اس نے متواتر رسول بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ "وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ"۔ یعنی یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی۔ اور اس کے بعد ہم نے کئی رسول بھیجے"۔ اسی طرح مختلف مذاہب کے بانیوں کی وفات کے بعد متواتر رسول بھیجے گئے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ "ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا"۔ یعنی پھر ہم متواتر رسول بھیجتے رہے۔ (سورۃ ۲۳ آیت ۴۶)

اس عظیم الشان صداقت کے متعلق غیر مسلم اقوام کے عقائد

جس طرح قرآن شریف سے یہ ثابت ہے۔ کہ اسلام کے پیشتر کے مذاہب کے بانی جب فوت ہو جاتے۔ تو ان کے مذاہب کی حفاظت کے لئے متواتر خدا تعالےٰ کے رسول آیا کرتے تھے۔ اسی طرح غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتابوں سے بھی یہی بات ثابت ہے۔ جس کے چند حوالے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ہندو قوم کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ:۔

(۱) اے بھارت جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں جنم لیتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں۔

(۲) مشہور عیسائی پادری صاحب ریورنڈ مسٹر باسورتھ سمتھ ایم۔ اے لکھتے ہیں۔ کہ جس مذہب میں تجدید نہیں۔ وہ فنا ہونے کے لئے منتظر ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں۔ کہ پروفیسر میکس میولر سچ کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک مذہب جس کی بار بار تجدید نہیں ہوتی۔ وہ خواہ کیسا ہی مقدس ہو۔ ضرور رفتہ رفتہ تباہ ہو جائیگا۔

(۳) بدھوں کی مقدس کتاب سیون باسکیٹس میں لکھا ہے۔ کہ "حضرت بدھ فرماتے ہیں۔ کہ ہر ایک بدھ کی وفات کے بعد اس کا مذہب کچھ عرصہ تک آباد رہتا ہے۔ مگر اس کے بعد خرابی پیدا ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ دوسرے بدھ کا ظہور ہوتا ہے۔ اور وہ دھرم کی گمشدہ صداقت کو پھر آشکار کرتا ہے۔

(۴) پارسیوں یا زرتشتیوں کی کتاب میں لکھا ہے "ہر زمانے میں دین کا ایک رہبر پیدا ہوتا ہے جو اس زمانہ کی مخلوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اور یزداں (خدا تعالیٰ) کی مرضی کے مطابق انتظام کرتا ہے۔

غیر مسلموں کے دس ہزار روپیہ کا انعام

اسلام سے پہلے کے مذاہب خاص خاص قوم کے لئے تھے۔ اور جب کبھی کسی مذہب کا بانی فوت ہو جاتا۔ تو اس کے مذہب کی حفاظت کے لئے خلافت یعنی اسکی جانشینی کا سلسلہ جاری کیا جاتا۔ اس طرح گذشتہ زمانوں میں ہزارہا سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر وہ وقت آیا۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب یعنی اسلام مقرر فرمایا۔ اور وضاحت سے فرما دیا۔ کہ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔" یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے کسی اور دین کو اختیار کرے گا۔ تو ہرگز اس سے وہ قبول نہ کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا (سورۃ ۳ آیت ۸۵) اس کے بعد مختلف مذاہب میں وقتاً فوقتاً رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان مذاہب میں سے روحانیت جاتی رہی۔ اور ان کے ماننے والے مشرک ہو گئے۔ یہ حقیقت دنیا کی تمام غیر مسلم اقوام کی موجودہ حالت سے صاف ظاہر ہے۔

اگر کسی غیر مسلم قوم کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اب بھی اس کے مذہب میں ربانی حفاظت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اب بھی اس میں رسول مبعوث کئے جاتے ہیں۔ تو ایسا مدعی پبلک میں پیش ہو اور ثبوت دے۔ ہم دس ہزار روپیہ بطور انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارا یہ چیلنج ۲۳ سال سے قائم ہے۔ مگر کسی نے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہیں کی۔ نہ قیامت تک کوئی آسکتا ہے۔

اہل اسلام کیلئے دس ہزار روپیہ کا انعام

اسلام سے پیشتر کے تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم کے لئے تھے۔ اور وہ بھی محدود وقت کے لئے تھے۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے ان کی حفاظت کا سلسلہ ہزارہا سال تک جاری رکھا۔ مگر اسلام تمام جہان کے لئے ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور تا قیامت قائم رہنے والا ہے۔ اسلیئے خدا تعالےٰ نے اسکی حفاظت کا بھی انتظام فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ" یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور نیک اعمال کئے۔

. . . .

وعدہ کرتا ہے۔ کہ یقیناً انہیں زمین میں خلیفے (یعنی نبی کے جانشین) بنائے گا۔ جیسا کہ ان لوگوں کو جانشین بنایا گیا۔ جو ان سے پہلے تھے۔ اور ان کے لئے وہ ان کا دین مضبوط کرے گا۔ جو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ (سورۃ نور آیت ۵۵)

اس آیت شریفہ سے آگے بیان کی ہوئی حقیقت کی مزید تصدیق ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ اسلام سے پیشتر کے مذاہب کی حفاظت کے لئے خدا تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری کیا تھا۔ اسی طرح اسلام کی حفاظت کے لئے بھی خلافت کا سلسلہ جاری کرنے کا وعدہ عطا فرمایا ہے۔ اب ایسے خلفاء کا ظہور کب ہوگا۔ اسی کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا۔ کہ "ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" یعنی اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا شخص مبعوث فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ ایسا شخص اسلامی اصطلاح میں مجدد کے نام سے مشہور ہوتا ہے۔ اس ربانی اعلان کے مطابق ایسے ربانی مجدد کی شناخت کے لئے اس میں چار نشانات پائے جاتے ہیں۔

(۱) وہ شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا مدعی ہوگا۔ (ان اللہ یبعث)

(۲) وہ شخص ساری امت کے لئے ہوگا۔ کسی ایک فرقہ کے لئے نہیں (لھذہ الامۃ)

(۳) وہ شخص صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ (علیٰ راس کل مائۃ سنۃ)

(۴) وہ شخص از سر نو اسلام کو تازہ کریگا۔ (من یجدد لھا دینھا)

اسلام کی حفاظت کا یہ قانون تا قیامت قائم رہے گا۔ یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جو صرف اسلام کے لئے تا قیامت جاری رہے گی۔ غیر مسلم مذاہب میں یہ ربانی حفاظت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کیا گیا ہے۔ اب ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلام میں داخل ہو کر اس نعمت سے فیض پائیں۔

دنیا کی آبادی دو ارب کی ہے۔ جس کا اکثر حصہ غیر مسلموں کا ہے۔ اس لئے مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ ان کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور ان کو اسلام کی خوبیاں سمجھا کر مسلم بنائیں۔ اور اس خدمت دین کے لئے اپنی جان و مال وقف کر دیں۔ یہی خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (سورۃ ۹ آیت ۱۱۱) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جان و مال خرید لئے ہیں۔ اور اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنت ہے۔" مومن کے معنی ہیں۔ کہ خود امن کی راہ اختیار کرے۔ اور دوسروں کو اسکی تبلیغ کرے۔

اسلام میں ربانی مجدد کا ظہور ہر صدی کے شروع میں ہوتا ہے۔ ہر ایک مسلم پر فرض ہے کہ نئی صدی شروع ہوتے ہی اس ربانی نعمت کی تلاش میں لگ جائے۔ اور اس کا پتہ ملتے ہی بسر و چشم اُسی کو مان لے۔ اور اسکی فرمانبرداری کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھے۔ ربانی مجدد پر فرض نہیں۔ کہ وہ تمام مسلمانوں کو فرداً فرداً اپنے دعویٰ کی تبلیغ کرے۔ بلکہ ہم پر فرض ہے۔ کہ ہم اسکی تلاش میں لگے رہیں۔ جیسا کہ بارھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"میرے رب نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔ کہ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا۔ اور اسکی اعلیٰ بلندی تک پہنچایا ہے۔ اور ہم نے آج کے روز سے باقی سب طریقوں کو حقیقتِ قُرب تک پہنچنے سے مسدود کر دیا۔ بجز اس طریقے کے جو تجھے دیا گیا۔ اور وہ ایک ہی طریقہ ہے۔ جو کھلا رکھا گیا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ تجھ سے محبت کریں۔ اور تیری فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھیں۔ اور اب آسمانی برکات اس شخص پر نہیں ہوں گی۔ جو تیرے ساتھ عداوت اور بغض رکھے گا۔ نہ وہ ارضی برکات کا مورد ہوگا۔ اور مشرق اور مغرب کے لوگ تیری رعیت کر دیئے گئے ہیں۔ اور تو ان کا بادشاہ مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ وہ لوگ اس حقیقت سے واقف ہوں۔ یا نہ ہوں۔ اگر واقف ہوں گے۔ تو فائز المرام ہوں گے۔ اگر بے خبر رہینگے۔ تو خسارہ اور ٹوٹا پائیں گے۔"

اسی طرح خدا تعالےٰ نے اس چودھویں صدی میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے عربی فارسی اردو میں اسّی سے زیادہ کتابیں شائع فرمائیں۔ ان میں جو حقائق و معارف بھرے ہوئے ہیں۔ وہ دیکھ کر لاکھوں لوگوں پر آپ کی صداقت کھل گئی۔ اور ان کی زندگی میں ایسا انقلاب ہو گیا۔ کہ وہ اپنی جان و مال سے اسلام کے سچے خادم ہو گئے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جو تمام جہان میں تبلیغ اسلام کی خدمت میں دن رات مصروف ہے۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت کو رد کرتے ہیں۔ ان کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ اگر ان کی نظر میں کوئی اور شخص ربانی مجدد ہونے کا مدعی ہے۔ اور ان سے بہتر اسلام کی خدمت بجا لایا ہے۔ تو وہ پبلک میں پیش ہو۔ ہم دس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

ہمارا یہ چیلنج ۱۳۳۶ یعنی ۲۳ سال پیشتر سے مختلف زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر کسی نے بھی مقابلہ پر آنے کی جرأت نہیں کی۔ یہ چیلنج بار بار مختلف رنگ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ پھر بھی جو لوگ اس عظیم الشان صداقت کا انکار کرتے ہیں۔ وہ یقیناً یاد رکھیں کہ ان کو مرنے کے بعد بڑے افسوس سے یہ کہنا ہوگا۔ کہ "لو کنّا نسمع او نعقل ما کنّا فی اصحاب السعیر" یعنی اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو نہ ہوتے ہم دوزخ والوں میں سے"۔ (سورۃ ملک آیت ۸ تا ۱۱)

تیسرا انعام دس ہزار پانچ سو روپیہ

سنہ ۱۹۲۳ء میں یعنی سترہ سال قبل مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر سے یہاں تشریف لائے۔ اور احمدیت کے خلاف بہت ہنسی مخول کے لیکچر دیتے رہے۔ تب خاکسار نے ان کو ۱۲ فروری سنہ ۱۹۲۳ء کے اشتہار میں یہ چیلنج دیا۔ کہ وہ جو کچھ احمدیت کے خلاف عقائد بیان کرتے ہیں۔ وہی عقائد وہ ایک جلسہ میں حسب ذیل الفاظ میں حلفاً بیان کریں تو ہم ان کو اسی وقت اسی جلسہ میں پانچ سو روپیہ نقد انعام دیں گے۔ اس کے بعد اگر ایک سال تک ان پر موت نہ آئے۔ یا کوئی عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا۔ تو مزید دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جس کا مطالبہ خود انہوں نے ۶ فروری سنہ ۱۹۲۳ء کے اشتہار میں کیا ہے۔ حلف کے الفاظ یہ ہیں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب جلسہ عام میں تین مرتبہ دہرائیں گے۔ اور ہر دفعہ خود بھی۔ اور حاضرین بھی آمین کہیں گے۔

"میں ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں۔ کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سُنا اور سمجھا۔ اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں۔ اور عبد اللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار کو بھی بغور پڑھا۔ مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و الہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود و امتی نبی ہونے کے متعلق ہیں۔ وہ سراسر جھوٹ و افترا اور دھوکہ و فریب اور غلط تاویلات کی بناء پر ہیں۔ برخلاف اس کے عیسیٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے۔ بلکہ وہ بہ جسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہیں۔ اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہؤا۔ جب ہوگا۔ تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں۔ نہ مہدی ہیں۔ نہ مسیح موعود ہیں۔ نہ امتی نبی ہیں۔ بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ عقائد خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالےٰ کے نزدیک سچے ہیں۔ تو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر ذو الجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ پس تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر و سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی و الہامات میں صادق ہیں۔ اور جھوٹے نہیں۔ اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں۔ تو مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر۔ کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ میں ناحق پر تھا۔ اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔ آمین۔ آمین۔ آمین"

نوٹ:۔ اس عبارت حلف میں اگر کوئی ایسا عقیدہ درج ہو۔ جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نہیں مانتے۔ تو میرے نام ان کی دستخطی تحریر آنے پر اس عقیدہ کو اس حلف سے خارج کر دوں گا۔

خاکسار عبداللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد۔ ۱۲ ر فروری ۱۹۲۳ء

چوتھا انعام دو سو روپیہ

مذکورہ بالا حلف کے الفاظ کیسے صاف ہیں یہ وہی عقائد ہیں۔ جو ہمارے خلاف بیان کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی دس ہزار پانچ سو روپیہ کا انعام دینے پر بھی حلفاً بیان کرنے کی جرأت نہ کی۔

اس لئے ان پر اور ان کے ہمخیال لوگوں پر حجت پوری کرنے کے لئے ۸ ر مارچ ۱۹۲۳ء کو اور ایک اشتہار دیا گیا۔ کہ اگر کوئی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو خاکسار کا مذکورہ بالا حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ تو ان کو ان کی کوشش کے عوض دو سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ معلوم نہیں کس قدر لوگوں نے کوشش کی۔ مگر مولوی صاحب سترہ سال ہو گئے۔ اب تک تیار نہ ہوئے۔ یہ ہے احمدیت کے سب سے بڑے مخالف کی حالت جو اپنے آپ کو شیر پنجاب اور فاتح قادیان کہتے ہیں۔

پانچواں انعام تین ہزار پانچسو روپیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضور کی تکذیب اور سخت مخالفت کرتے تھے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے سچے اور جھوٹے کے فیصلہ کے لئے ایک دعائے مباہلہ شائع فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہم میں جو جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے۔ اور آخر میں یہ فرمایا۔ کہ " بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے۔ کہ میرے اس مضمون کو اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں۔ اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔" حق اور باطل کے فیصلہ کے لئے مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس کے نیچے اپنی منظوری لکھ دیتے۔ مگر مولوی صاحب کو اپنی موت نظر آنے لگی۔ اس لئے اس کے جواب میں یہ لکھ دیا۔ کہ " اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی گئی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔" پھر یہ لکھا۔ کہ " خدا دروغ گو مفسد اور کذابوں کو لمبی عمر دیتا ہے۔" وغیرہ اور بہت سے اعتراضات کرتے ہوئے آخر میں لکھ دیا۔ کہ " مختصر یہ ہے۔ کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اس طرح یہ معاملہ منسوخ کر دیا گیا۔ اس کے ایک سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے الہام پا کر مقررہ وقت پر وفات پا گئے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب اٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے سچے اور جھوٹے کے فیصلہ کے لئے جو فیصلہ کُن دعا شائع کی تھی۔ وہ قبول ہو گئی۔ اور اس کے مطابق وہ جھوٹے ثابت ہو کر سچے کی زندگی میں فوت ہو گئے (نعوذ باللہ) دیکھو کتنا بڑا فریب اور دھوکا ہے۔ جو خدا کی مخلوق کو دیا جا رہا ہے۔ واقعی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس زمانہ کے علماء کے لئے یہ جو فرمایا۔ کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو چیلنج دیا۔ کہ وہ حلفاً ایک جلسہ میں یہ بیان کریں۔ کہ " مرزا صاحب نے سچے اور جھوٹے کے فیصلہ کے لئے جو دعا شائع کی تھی۔ وہ واقعی فیصلہ کن تھی۔ اور قرآن و حدیث کے مطابق تھی اس لئے مَیں نے اس فیصلہ کن طریقہ کو بغیر کسی اعتراض کے قبول کر لیا تھا۔ وہ جھوٹے تھے۔ اسلئے خدا کی گرفت میں آ کر فوت ہو گئے۔ اور میں مرزا صاحب کی مخالفت میں حق پر تھا۔ اس لئے خدا نے مجھے زندہ رکھا۔ پس اے سمیع۔ علیم۔ خبیر خدا اگر میرا حلفیہ بیان تیرے نزدیک جھوٹ یا غلط ہے۔ تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا ایسا عبرتناک عذاب نازل کر۔ کہ جس کو دیکھ کر لوگ کہہ دیں۔ کہ واقعی یہ صادق کی تکذیب کا نتیجہ ہے۔"

ایسا حلف اٹھاتے ہی اسی وقت اسی جلسہ میں ان کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد اگر وہ ایک سال تک زندہ رہیں۔ اور کسی عبرتناک عذاب الٰہی سے جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو محفوظ رہیں۔ تو مزید تین ہزار روپیہ نقد دیا جائے گا۔ مگر انہوں نے اب تک حلف اٹھانے کی جرأت نہ کی۔ لیکن لوگوں کو دھوکہ دینا ان کا اب تک شیوہ ہے۔ دیکھو آسمان کے نیچے یہ کیسا بڑا ظلم اسلام کے علماء کہلانے والے لوگ کر رہے ہیں۔ اور دوسرے علماء بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس کارروائی میں شامل ہیں۔ وہ بھی حق چھپا کر لوگوں کو دھوکا اور فریب دے رہے ہیں۔ تاکہ لوگوں پر احمدیت کی صداقت کھل نہ جائے۔ کیا ان لوگوں کو مرنا نہیں۔ اور خدا کو جواب دینا نہیں؟

چھٹا انعام ایک ہزار روپیہ

اس زمانہ کے علماء کس طرح خدا کی مخلوق کو راہِ راست پر آنے سے روکنے کے لئے بلکہ ان کو گمراہی میں مبتلا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے بے خوف ہو کر کیسے دھوکے و فریب سے کام لیتے ہیں۔ اس کا ایک اور نمونہ بیان کرتا ہوں۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے۔ کہ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی تم کیسے ہو گے۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے۔ اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ دیکھو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاف فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود تم ہی سے یعنی تم مسلمانوں سے ہوگا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا۔ مگر سکندر آباد کی انجمن اہلحدیث ہمارے خلاف ایک اشتہار شائع کرتی ہے۔ اور اس میں یہ حدیث یوں بیان کرتی ہے۔ کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم من السماء (صحیح بخاری و بیہقی) امامکم منکم کے الفاظ صاف اڑا دیئے ہیں۔ اور اس کے عوض میں من السماء کے الفاظ داخل کر دیئے ہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں سے آئے گا۔ اور تمہارا امام ہوگا۔ تو اسکو اڑا کر لکھا ہے۔ کہ وہ آسمان سے آئے گا۔ اسلئے خاکسار نے ان کو یہ چیلنج دیا۔ کہ صحیح بخاری میں اگر امامکم منکم کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ من السماء کے الفاظ ہیں۔ تو ہم کو بتلاؤ۔ اور ہم سے ایک ہزار روپیہ انعام لو۔ مگر کہاں سے بتلا سکتے ہیں۔ ان کا کام تو صرف یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ احمدیت کی مخالفت کی جائے۔ مگر کب تک آفتاب پر خاک اڑاؤ گے؟ مرتے ہی اس کا نتیجہ دیکھ لو گے۔

اب میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ اور اے آسمان اور زمین تم گواہ رہو۔ کہ ہم نے ہر طرح سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین و منکرین پر اتمام حجت کر دی ہے۔ اب یہ معاملہ خدا کے اور ان کے درمیان ہے۔ وما علینا الا البلاغ

فاروق:۔ یہ اعلان علیٰحدہ بھی سیٹھ صاحب نے چھپوایا ہے۔ صرف تین پیسے محصولڈاک بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کریں:۔

عبداللہ الہ دین امیر جماعت احمدیہ
الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

پیغامی مشن

جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے ذکر میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے خطاب

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۵ ر فروری ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں " مولوی غلام حسن خاں صاحب پشاوری کی قادیانی بیعت " کے زیر عنوان لکھا ہے:۔

" الفضل میں اس بات کو جماعت لاہور پر فتح قرار دے کر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے۔ کہ یہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کا جواب ہے۔ سو یہاں بھی چند باتیں قابل غور ہیں۔ مثلاً یہ کہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب کو سلسلہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور جن دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھکر مسیح موعود کا نزول ہوا تھا۔ ان میں سے ایک انہیں قرار دیا گیا تھا۔"

ہمیں نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی دیرینہ روش کے مطابق اس موقعہ پر بھی حق پوشی سے کام لیا ہے۔ مثلاً اسجگہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم کو فرشتہ قرار دے چکے ہیں۔ تو بھلا خان بہادر جناب مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری اس " فرشتہ " کا کیونکر جواب ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں فرشتہ کے لفظ سے عوام کو یوں بھی مغالطہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ سید صاحب چونکہ فرشتہ تھے۔ اسلئے ان کا تو غیر مبایعین میں شامل ہو جانا غیر مبایعین کی حقانیت پر ملکوتی مہر ہو گیا۔

مگر ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ یہ بات محض عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی سید محمد احسن صاحب کو کبھی بھی " فرشتہ " نہیں کہا۔ اور اگر یہ سچ ہے۔ تو اہل پیغام کے امیر د غریب کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر پیش کریں۔ جس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کو "فرشتہ" کہا گیا ہو۔ مگر ہم تحدی کرتے ہیں۔ کہ وہ ہرگز ایسا ثابت نہیں کر سکیں گے۔ یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ اب تو غیر مبایعین مولوی سیّد محمد احسن صاحب کو فرشتہ فرشتہ پکارتے پھرتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ ان کا وجود مغتنمات سے تھا۔ اور وہ درحقیقت مسیح موعودؑ کی یادگار تھے۔ مگر کیا غیر مبایعین کو وہ مضمون بھول گئے۔ جبکہ حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷-۳۰۸ کے حوالہ سے اخبار پیغام صلح ۳۰ اپریل ۱۹۱۴ء میں چھپا تھا۔ کہ:۔

"دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کا اترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اسکی ترقی کے لئے غیب سے سامان میسّر ہوں گے۔ اور ان کے سہارے کام چلے گا۔ ..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے کبھی کسی کی نسبت اجتہادی طور پر ایسا فرمایا۔ مگر بعد میں حضور نے اپنی رؤیا صادقہ کی بنا پر ...... فرشتوں سے جو کچھ حقیقی طور پر مراد تھا۔ صاف صاف بیان فرما دیا۔"

افسوس کہ یہ اعلان پیغام صلح میں کرنے کے باوجود آج مولوی محمد علی صاحب جو ایک گروہ کے "امیر" ہونے کے مدعی ہیں۔ یہ لکھ رہے ہیں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو فرشتہ" قرار دیا تھا۔ اب ذرا غیر مبایعین ۱۹۱۴ء کے پیغام کے مندرجہ بالا اعلان کا مطلب تو سمجھائیں۔ کہ کیا تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے تازہ مضمون کا مدعا کیا ہے؟

جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ان کو سلسلہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ لیکن اگر یہ بات صحیح تھی۔ تو غیر مبایعین ٹھنڈے دل سے دھیان کریں۔ کہ آپ کے "فرشتے" اور مسلّم اتنے بڑے عالم نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وصال پر ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک جلی اعلان الفضل میں شائع کرایا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ:۔

"میں تمام قوم کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ کہ اس جماعت کا امام اور خلیفہ برحق اب حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد ہے۔ چاہیئے۔ کہ اسی کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ میں نے یہ حق آپ کو پہنچا دیا۔ اور اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔" (ضمیمہ الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

اب غیر مبایعین بتائیں۔ کہ انہوں نے سلسلہ میں ایک خاص مقام رکھنے والے مسلّمہ بزرگ عالم بلکہ "فرشتہ" کے اس اعلان سے کیا فائدہ اٹھایا تھا۔ اور جبکہ مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم ۱۹۱۶ء تک خود خلافت ثانیہ سے وابستہ رہے۔ تو کیا اپنے فرشتہ کی تحریک اور نمونہ سے سبق حاصل کر کے مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبایعین نے خلافت ثانیہ کے حلقہ میں اپنے آپ کو لا ڈالا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

کیا وہ اس وقت معاذ اللہ فرشتہ سے کچھ اور بن گئے تھے۔ یا جماعت میں ان کو جو مقام اور رسوخ حاصل تھا۔ وہ چھین لیا گیا تھا۔ کہ اس سے سبق حاصل کرنا غیر مبایعین کے لئے ضروری نہ تھا۔ تاوقتیکہ وہ مولوی سید محمد احسن صاحب غیر مبایعین میں آ کر نہ مل جائیں۔ اور پھر خاص مقام کے اہل بن کر "فرشتہ" نہ بن جائیں؟

پھر یہ بھی قابل ذکر بات ہے۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب جن کو بقول امیر پیغام جماعت میں خاص مقام حاصل تھا۔ بلکہ وہ "فرشتہ" تھے۔ یہی سیّد صاحب مرحوم خواجہ کمال الدین صاحب کو حج کرنے کے بعد وہی دجال سمجھتے تھے۔ کہ جس نے خانہ کعبہ کا طواف کرنا تھا۔ ایسا ہی تمام غیر مبایعین کو جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں۔ سیّد صاحب یعنی غیر مبایعین کے مسلمہ "فرشتہ" ان کو "فرعون" "دجال" "اور شیطان" وغیرہ کے القاب و سندات دے چکے ہیں۔ اب کیا غیر مبایعین کو اپنے فرشتہ اور مسلّم عالم کے یہ القاب و سندات اور فیصلجات منظور ہیں۔ اگر نہیں تو جماعت میں سید صاحب کو خاص مقام حاصل ہونے اور فرشتہ قرار دینے سے کیا مراد اور مطلب ہے؟

اور پھر طرفہ یہ کہ جب مولوی سید محمد احسن صاحب خلافت ثانیہ کے ساتھ وابستہ تھے۔ تو ان دنوں غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام "در سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔" کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع کیا تھا۔ جس میں مندرجہ بالا الہام کا مصداق اسی شخص کو قرار دیا تھا۔ جسے آج امیر پیغام جماعت میں ایک خاص مقام رکھنے والا اور فرشتہ مان رہے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا الہام کے ماتحت لکھا تھا کہ:۔

"یہ الہام جس طرح ہمارے مولویوں کی حالت زار پر صادق آرہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ..... سلسلہ احمدیہ میں سب سے بڑے مولوی جناب مولوی سید محمد احسن صاحب ہیں۔ ان سے جب ایک امر کے متعلق حال ہی میں قادیان میں مشورہ طلب ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جامہ ندارم دامن از کجا آرم بعینہٖ مندرجہ الہام کی صداقت پر دال ہے" (پیغام صلح جلد اول نمبر ۸۴)

غرض مندرجہ بالا امور سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ جب ایک شخص غیر مبایعین کی طرف چلا جائے۔ تو وہ تو فرشتہ اور کیا کچھ بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جو شخص مبایعین میں آکر شامل ہو جائے۔ تو وہ ان کے نزدیک نہ صرف کوئی قدر و منزلت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر طرح کی طعن و تشنیع اور لعنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ سو اسی طرح جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب پشاوری کے بارہ میں غیر مبایعین نے کیا ہے۔ مثلاً انہوں نے الفضل کے اس بیان پر کہ خان صاحب جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کا جواب ہیں۔ بڑی لے دے کی ہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ مجلس معتمدین کے اکثر ممبران خلافت ثانیہ کے اختلاف کے وقت مبایعین میں شامل تھے۔ یعنی ۱۴ میں سے ۹ ممبران جن میں سے ایک جناب مولوی سید محمد احسن صاحب تھے۔ اور غیر مبایعین کو ان ۱۴ ممبران میں سے صرف ۵ کی تائید حاصل تھی۔ اور ان میں ایک جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد بقول غیر مبایعین مولوی سید محمد احسن صاحب ان میں جا ملے۔ تو گو مجلس معتمدین کے ممبران کی اکثریت پھر بھی خلافت ثانیہ کے ہی حق میں تھی۔ تاہم خدا تعالےٰ نے ۱۹۴۰ء میں خان بہادر صاحب موصوف کو مبایعین میں شمولیت کی توفیق دے کر مولوی سید محمد احسن صاحب کے وجود سے جو ایک ممبر کی کمی واقع ہو گئی تھی۔ اس کو پھر اسی لائن پر برابر کر دیا۔ جو خلافت ثانیہ کے وقت تھی۔ یعنی مولوی محمد احسن صاحب کے غیر مبایعین میں ملنے سے عارضی طور پر مبایعین کے ساتھ مجلس معتمدین کے ۸ ممبران اور غیر مبایعین کے ساتھ ۶ ممبران ہو گئے تھے۔ مگر اب خاں صاحب موصوف کے بیعت کر لینے سے پھر ہماری طرف نو ہی ممبران ہو گئے۔ جیسا کہ خلافت ثانیہ کے شروع میں تھے۔ سو اب امیر پیغام غور کریں۔ کہ الفضل کا یہ کہنا کہ مولوی غلام حسن خاں صاحب مولوی محمد احسن صاحب کا جواب ہیں۔ یہ حقانیت پر مبنی ہے یا نہیں؟

علاوہ ازیں اگر علمی لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ تو بھی جناب خان بہادر صاحب مولوی سید محمد احسن صاحب کا جواب ثابت ہوتے ہیں۔ اور وہ یوں کہ مولوی محمد علی صاحب نے تو صرف ایک دعویٰ پیش کر دیا ہے۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب فرشتہ ہیں۔ جن کو جماعت احمدیہ میں خاص مقام حاصل تھا۔ حالانکہ غیر مبایعین نے خود ہی اخبار پیغام صلح میں بدلائل اسکی تردید کر دی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ مسمار کردہ اپنی دیوارِ ریگ کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بہرحال ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ خاں صاحب موصوف علمی لحاظ سے بھی سیّد صاحب کا جواب تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر غیر مبایعین اور ان کے امیر کے نزدیک واقعی مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی سلسلہ میں خاص مقام کے متحمل اور فرشتہ تھے۔ تو جب سید صاحب ان میں مل گئے تھے۔ تو انہوں نے کیوں ایسے اعلیٰ پایہ کے مسلّمہ بزرگ بلکہ فرشتہ کو اپنی جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے "امیر" منتخب نہ کر لیا۔ تاکہ ایک فرشتہ کے پیچھے لگنے سے ان کو اپنی حقانیت کا یقین کامل ہو جاتا۔

لیکن غیر مبایعین کا ایسا نہ کرنا یہ ان کی عملی شہادت ہے۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب سے مولوی محمد علی صاحب ہی افضل اور اعلیٰ ہیں۔ مگر وہی مولوی محمد علی صاحب جو غیر مبایعین کے اس رویہ سے مولوی محمد احسن صاحب سے اعلیٰ قرار پائے تھے۔ جب ان کی پوزیشن جناب مولوی غلام حسن خاں صاحب کے مقابل پر دیکھی جائے۔ تو بالکل ادنیٰ ٹھہرتی ہے جس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پاس ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ الفضل ۲۸ ماہ صلح کے پرچہ میں "غیر مبائعین کے لئے خلافت ثانیہ کی حقانیت کا ثبوت" کے زیر عنوان مضمون میں مَیں "پیغام صلح" کے حوالجات سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ غیر مبائعین کی ۱۹۱۴ء میں سب سے پہلی مجلس شوریٰ میں غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے لئے جن چھ اصحاب کو خلفاء قرار دیا گیا تھا۔ ان میں ایک جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری تھے۔ مگر اس کے مقابل جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس وقت اس منصب کا اہل نہ سمجھا گیا تھا۔ بلکہ کسی مصلحت سے ایک بعد کی شوریٰ میں مولوی محمد علی صاحب کو اپنی انجمن کا "امیر" تجویز کیا گیا۔

بہرکیف غیر مبائعین کی سب سے پہلی مجلس شوریٰ کی کارروائی اور مولوی محمد احسن صاحب کے ساتھ ان کے سلوک نے ظاہر کر دیا۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب سے مولوی محمد علی صاحب افضل ہیں۔ مگر خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب مولوی محمد علی صاحب سے بھی افضل تر ہیں۔ گویا غیر مبائعین نے خود ہی یہ ثابت کر دیا۔ کہ مولوی غلام حسن خاں صاحب علمی لحاظ سے بھی مولوی سید محمد احسن صاحب کا صرف جواب ہی نہیں۔ بلکہ بدرجہ اولیٰ جواب ہیں۔ اس کا ایک مزید ثبوت یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی خاں صاحب موصوف کی نسبت لکھ چکے ہیں:-

"مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار پشاور جو اپنے تقویٰ اور دیانت کے لحاظ سے دشمن و دوست کے نزدیک یکساں قابل اعتبار ہیں اور اس سلسلہ کے اول شیدائیوں میں سے ہیں۔" (ایک نہایت ضروری اعلان صلح) یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ باوجودیکہ خانصاحب کی بیعت خلافت پر اہل پیغام کے تمام افراد میں بغض و عناد کا جذبہ عجیب رنگ دکھا رہا ہے۔ پھر بھی مولوی محمد علی صاحب پیغام صلح ۵ رفروری کے زیر نظر پرچہ میں خاں صاحب موصوف کی علمی قابلیت کا اقرار اور اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے (والفضل ماشہدت بہ الاعداء)

خلاصہ یہ کہ مولوی غلام حسن خاں صاحب مولوی سید محمد احسن صاحب کا جواب کئی رنگوں سے ہیں۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں بھی سید صاحب کو فرشتہ نہیں کہا۔ لیکن چونکہ غیر مبائعین ان کو ایسا سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے خلافت ثانیہ کی حقانیت دونوں طور پر ثابت ہے۔ یعنی اگر وہ اپنے فرشتہ کی تحریک کو قبول کر کے حق معلوم کرنا چاہیں۔ تو مولوی سید محمد احسن صاحب کا ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کا اعلان کافی و وافی ہے۔ اور اگر وہ "تقویٰ و دیانت کے لحاظ سے..... قابل اعتبار" مولوی غلام حسن خاں صاحب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو بھی یہ راہ کھلی ہے۔ کہ آپ بھی آخرکار اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ وحدت میں ہی برکت ہے۔ اور خلافت ثانیہ کے وابستگان ہی راہِ راستی پر گامزن ہیں۔ جو خدا کے مسیح کے قائم کردہ "مرکز" قادیان اور دیگر شعائر اللہ سے وابستگی کا فخر رکھتے ہیں۔ مگر غیر مبائعین ان چیزوں سے کلیتہً محروم ہیں۔ ان فی ذالک لعبرۃً لاولی الابصار۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان دارالامان۔

ندائے آسمانی سنو اور لبیک کہو

حق کی فتح اور باطل کو شکست

ناظرین آج سے پچاس برس قبل اس نیلی چرخ کے نیچے کرہ ارضی پہ بسنے والی مختلف بھولی بھٹکی قوموں تک پیغام صداقت پہنچانے کی خاطر مشرق سے خدا کا ایک راستباز نبی برپا ہوا۔ اور اس نے آسمانی بگل بجا کر دنیا والوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے باآواز بلند فرمایا ؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

دنیا اس آواز کو سنتی ہے۔ مگر ٹھکرا دیتی ہے۔ تب زمین و آسمان کا خدا کہتا ہے۔ اے دنیا! تجھے یہ آواز سننی پڑے گی۔ اور ضرور سننی پڑے گی۔ ورنہ قریب کا زمانہ مستقبل تیری ہلاکت کا پیغام لائیگا۔ اور ضرور لائے گا۔ دنیا پھر بھی متوجہ نہیں ہوتی۔ جس پر خدائے جبار و قہار کی قہری تجلیاں ظہور میں آتی ہیں۔ اور اک آن کی آن میں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہیں۔ اس پر دنیا والے کچھ عبرت پکڑ کر اس آواز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ انسانی دماغ سوچ و بچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ واقعی یہ آواز نسل انسانی کی بہتری اور بھلائی کے لئے بلند کی گئی ہے۔ سعید روحیں جوں جوں اس آواز کو سنتی ہیں۔ توں توں ہی لبیک کہے چلی جاتی ہیں۔

یہ دیکھ کر شیطان بغض و حسد کی آگ میں جلنے لگتا ہے۔ اور کفر و الحاد کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اپنے چیلوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اے انصاف کے قاتل اور حق و صداقت کا مقابلہ کرنے والے میرے چیلو۔ دیکھو تو رحمٰن کی آواز پر دنیا کس طرح لبیک کہے چلی جا رہی ہے۔ اٹھو اور میدان میں کود دو۔ تا راستی کی آواز کو کچلا جائے۔ دبایا جائے دنیائے جہان سے اس کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ اس پر نسلِ ابلیس اٹھتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ یہ تو ایک نہایت ہی نحیف اور کمزور سی آواز ہے۔ اس کا دبانا بھی کوئی مشکل کام ہے۔ یہ آواز تو دبی کے دبی۔

خدائے رحمٰن سنتا ہے۔ اور ہنس دیتا ہے۔ دل میں کہتا ہے۔ کہ ذریت شیطان کتنی ہی ڈھیٹ ہے۔ آدم سے لے کر میرے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم تک برابر منہ کی کھاتی چلی آئی ہے۔ مگر پھر بھی حق کے مٹانے کی دعویدار نظر آتی ہے۔ اچھا اب کی دفعہ بھی دیکھ لے۔ کون کس پر غلبہ پاتا ہے۔

القصہ یہ کہ شیطان اور رحمٰن کی جنگ چھڑ جاتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے۔ کہ اس آواز کو جو قادیان کی مقدس بستی سے بلند ہوئی دبا دیا جائے۔ تا کفر و ضلالت کے سیاہ بادل دنیائے جہان پر چھا جائیں۔ مگر رحمٰن کی دلی خواہش ہے۔ کہ یہ صداقت کی آواز دنیا کے کناروں تک گونجے۔ تا راستی کے طالب۔ حق کے متلاشی اس آوازِ آسمانی کو سنکر شیطان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر میں جو ان کا حقیقی معبود ہوں۔ میرے آستانہ پر اپنا سر جھکائیں۔

خیر مقابلہ ہوا۔ اور زور شور سے ہوا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا اور خوب دیکھا۔ کہ شیطان جس آواز کو دبانا چاہتا تھا۔ وہ ندائے آسمانی قادیان کی گمنام بستی سے بلند ہو کر گرد و نواح میں پھیلتی ہوئی۔ دریاؤں اور سمندروں اور پہاڑوں کو عبور کرتی ہوئی دور دراز ممالک میں پھیل گئی۔ تا ظاہر ہو۔ کہ حق ہمیشہ غلبہ پاتا ہے۔ اور باطل کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

پس اے اہل دانش! للہ بتاؤ۔ کہ وہ کونسی طاقت تھی۔ جس نے شیطان کی تمام کوششوں تمام منصوبوں اور تمام تدبیروں پر پانی پھیر دیا۔ اور صداقت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی گئی۔ کر رہی ہے۔ اور کرتی جائے گی۔

مبارک وہ جو اب بھی سمجھے۔ اور خدا تعالیٰ کے صادق مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلند کی ہوئی آواز پر لبیک کہہ کر نجات اخروی کا وارث ہو۔ پیارو! ؎

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

صداقت کا منادی خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی احمدیہ دار التبلیغ سری ہرگوبند پور۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا دس ہزاری حلف سے تازہ فرار

اس چیلنج[1] کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب حال ہی میں اپنے اہلحدیث اخبار مورخہ ۹ فروری ۱۹۴۰ء میں لکھتے ہیں۔ کہ "میں سیٹھ عبد اللہ الہ دین کا مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ مجھے دس ہزار روپے دینے کی بجائے بمنظوری خلیفہ صاحب قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں۔ کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہوں۔ تو سیٹھ صاحب معہ خلیفہ صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔"

یہ وہی فرار کی پرانی راہ ہے۔ جو ۱۷ سال سے اختیار کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی طالب حق عیسائی کسی مسلمان عالم کو یہ کہے۔ کہ آپ کے یہ عقائد ہیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ وحدہٗ لاشریک ہے۔ حضرت محمدؐ خدا کے نبی ہیں۔ قرآن خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ حضرت عیسیٰ نہ خدا ہے نہ خدا کے بیٹے۔ بلکہ صرف نبی ہیں۔ یہ عقائد آپ ایک جلسہ میں حلفاً بیان کرو۔ میں فوراً پانچسو روپیہ نقد دیتا ہوں۔ اور اگر سال بھر میں آپ پر موت نہ آئی۔ تو مزید دس ہزار روپیہ دوں گا۔ تو کیا کوئی مسلمان عالم کوئی غیر ضروری شرط پیش کر کے انکار کر دے گا۔ ہرگز نہیں؟

عبد اللہ الہ دین۔

[1] یہ چیلنج اسی پرچہ میں سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کی خبریں

واقعات جنگ کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کا بیان

پارلیمنٹ برطانیہ میں واقعات جنگ کے متعلق مسٹر نیول چیمبرلین نے جو بیان دیا ہے۔ وہ نہایت حوصلہ افزا ہے۔ ان کے اس بیان پر پارلیمنٹ کے تمام ارکان نے نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مغربی محاذ پر جنگی سرگرمیوں میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ برطانوی طیاروں کی سرگرمیاں البتہ زیادہ زوردار رہیں۔ اور انہیں ہر مقابلے میں کامیابی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جرمن آبدوزوں کے بزدلانہ حملوں کا بھی ذکر کیا۔ جو انہوں نے اس ہفتہ میں بھی نہتے ماہی گیر جہازوں پر کئے۔ اور کہا۔ کہ جرمنوں نے جو طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ جنگ نہیں بلکہ نہتے اشخاص کا جو مقابلہ نہیں کر سکتے قتل ہے۔

روس اور فن لینڈ کی جنگ

روس اور فن لینڈ کی جنگ میں اب پہلی مرتبہ ہفتہ زیر تبصرہ کے وسط میں یہ خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ روسی افواج نے منرہیم لائن کو اپنی شدید گولہ باری سے نقصان پہنچایا ہے۔ مگر پیش قدمی نہیں کر سکے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک غیر جانبدار اخبار نویس کا یہ بیان موصول ہوا۔ کہ روسیوں کا ایک اور پورا ڈویژن فنوں نے محصور کر لیا ہے۔ اسے نہ بھاگنے کے لئے کوئی راہ ہے۔ اور نہ روس سے اسے امداد مل سکتی ہے۔ فن طیاروں نے اس محصور ڈویژن پر اشتہار پھینکے۔ جن میں انہیں مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ اور اپنے آپ کو حوالے کر دیں۔ ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو پہلے ایک روسی ڈویژن کا جھیل لاڈگا پر ہو چکا ہے۔ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ یہ روسی ڈویژن بھوک اور سردی سے تنگ آکر ہتھیار ڈال دے گا۔ یہ امید روسی افسروں کے اس بیان پر ظاہر کی گئی ہے۔ کہ روسی سپاہیوں کے جو چھوٹے چھوٹے دستے سرحد پر دیکھ بھال کے لئے بھیجے جاتے رہے ہیں۔ وہ سرحد پر پہنچ کر نہایت خاموشی کے ساتھ فنوں کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اور فن فوج کے ساتھ جا ملتے ہیں۔

ایک اور روسی کالم کی تباہی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ بھاری توپیں چار ٹینک اور ساٹھ مسلح موٹر گاڑیاں تھیں۔

روس کے نقصانات

غیر جانبدار فوجی مبصروں کے بیان کے مطابق جب سے روس اور فن لینڈ کی جنگ شروع ہوئی ہے۔ روسی ۸۰۰ طیارے چھ سو ٹینک ۱۵۶۰ گھوڑے بیس ٹریکٹر ۳ سو مشین گنیں کھو چکے ہیں۔ اور جو تباہ ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد الگ ہے۔

روسی سپاہی جو اس جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کا صحیح اندازہ ابھی کرنا مشکل ہے۔ ہفتہ کے آخری دو دنوں میں منرہیم لائن پر لڑائی کے دوران میں ۴ ہزار روسی مارے گئے۔ شمال کے محاذ جنگ پر اس ہفتہ میں ۵ ہزار روسی کھیت رہے۔

فضائی حملے کم ہو گئے

اس جنگ میں ہفتہ زیر تبصرہ کا قابل ذکر واقعہ یہ ہے۔ کہ روسی طیاروں نے فضائی حملے اب کم کر دیئے ہیں۔ فوجی مبصرین کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ اور دیگر ممالک سے جو طیارے اور ہوا باز فن لینڈ میں پہنچ گئے ہیں۔ اور اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔ ان طیاروں نے روسیوں کے ہوائی اڈے تباہ کر دیئے تھے۔ اور اب روسی اسی خوف سے فن لینڈ کے شہروں پر حملے کرنے میں احتیاط کر رہے ہیں۔

روس کی گیدڑ بھبکی

فن لینڈ سے پے در پے شکستیں کھانے کے بعد بھی بالشویکوں کی اکڑ ابھی دور نہیں ہوئی۔ ان کے ایک اخبار پروداوا نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی فن لینڈ کی امداد کر کے روس کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ مگر انہیں اس کا بڑا سخت جواب دیا جائے گا۔ غالباً روس کو جرمنی سے اپنے اتحاد پر ناز ہوگا۔ مگر اس اتحاد کی حقیقت بھی ایک خبر سے واضح ہو گئی ہے۔ جو روس سے آئی ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ روس کے علاقہ یوکرائن کے ۴۶ روسی افسر اس الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمن نازیوں سے مالی امداد لی۔ اور یوکرائن میں بالشویک حکومت کو ختم کرنے کی سازش میں حصہ لیا۔

بین الاقوامی حالات

ترکی حکومت نے اپنے صنعتی کارخانوں اور خاص کر اسلحہ ساز کارخانوں سے تمام جرمن انجینئر نکال دیئے ہیں۔ جب وہ معمول کے مطابق کارخانوں میں اپنے کام پر حاضر ہوئے انہیں اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ جرمن انجینئر اب واپس جرمنی کو چلے جائیں گے۔ ان کے نکالے جانے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نازی ترکی میں جو ریشہ دوانیاں کر رہے تھے۔ یہ اقدام اسی کا نتیجہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی فرانس سے خبر آئی ہے۔ کہ پیرس میں روس کے تجارتی صدر دفتر پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور وہاں سے سو دستاویزیں ایسی برآمد ہوئیں۔ جن کا تجارتی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ سیاسی نوعیت کی تھیں۔ روسی سفیر نے اس پر احتجاج کیا۔ مگر اس احتجاج کی کوئی پروا نہیں کی گئی۔ اور صرف یہ جواب دیا گیا۔ کہ فرانسیسی پولیس کا سوویٹ گورنمنٹ کے خلاف نہیں۔ بلکہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو مسدود کرنے کے لئے ہے۔

مصر کی طرف سے مالی امداد

ہندوستان کی طرح مصر میں بھی برطانوی افواج کی امداد کے لئے فنڈ قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کی ابتدا جلالۃ الملک شاہ فاروق نے کی تھی۔ یہ اعلان مصر کے نائب وزیر خزانہ نے ایک تقریر میں کیا۔ اور کہا۔ کہ مصر کو برطانیہ پر پورا اور کامل اعتماد اور بھروسہ ہے۔

جرمنی کا بحری نقصان

جرمنوں نے پہلی مرتبہ اب اپنے بحری نقصانات کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جنگ شروع ہونے سے اب تک جرمنی کے ۱۹۶۳۱ ٹن تجارتی جہاز ضبط کئے گئے۔

۸۲۲۳۶ ٹن گرفتار کئے گئے۔ اور ۱۵۲۵۰۰ ٹن جہاز ان کے جہازیوں نے خود غرق کئے۔ مگر جرمنوں نے ان جہازوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جو دنیا کی مختلف بندرگاہوں میں نظر بند پڑے ہیں۔

— پیرس ۱۳ فروری۔ فرانس کے اسلحہ ساز کارخانوں نے ایک نئی ہلاکت آفرین توپ ایجاد کی ہے۔ جو ایک منٹ میں انتہائی طاقت کے ساتھ ۴۲ گولے برسا سکتی ہے۔ اور اس کے گولوں کی مار دس میل تک ہو سکتی ہے۔ اس توپ کی قابل ذکر خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس کا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ گولہ باری کے دوران میں توپ کو عام طور پر پیچھے کی طرف جو دھکا لگتا ہے۔ اس کے انسداد کے لئے توپوں کو قابو میں رکھنے کی غرض سے زمین میں گڑھے کھودنے پڑتے ہیں۔ مگر اس نئی توپ کے لئے ایسے گڑھے کھودنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ میدان جنگ میں لاتے ہی اس سے گولہ باری شروع کی جا سکتی ہے۔ اسکی دوسری قابل ذکر خصوصیت یہ ہے۔ کہ اسے کسی دوسرے مقام کو منتقل کرنے کے لئے اس کے پرزے بآسانی کھولے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح فوراً ایک جا کر کے اسے دوبارہ گولہ باری کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔

— استنبول ۱۳ فروری۔ ترکی میں ہر طرح کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ انقرہ میں حکومت نے ایک خاص کمیٹی اس مقصد کے لئے مقرر کی تھی۔ کہ وہ ترکی میں عام لام بندی یا جزوی لام بندی یا جنگ میں ترکی کی شرکت میں ایسے انتظامات تجویز کرے۔ جن سے ترکی کی ملکی مدافعت اور اقتصادی نظام میں کوئی فرق نہ آئے۔ استنبول میں ہوائی حملوں سے محفوظ رہنے کی پناہ گاہیں تعمیر کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔

ہٹلر کی طرف سے تازہ شرائط صلح

ایمسٹرڈم ۳ مارچ۔ روزنامہ ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم برلن کا بیان ہے۔ کہ کل کی میٹنگ میں ہٹلر نے سمنز ویلز کے پانچ نکات رکھے۔ اور ان سے کہا۔ کہ پیشتر اس کے جرمنی ہتھیار ڈالے۔ یہ پانچوں مطالبات منظور ہونے چاہئیں۔ یہ مطالبات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) بوہیمیا۔ موراویا اور پولینڈ پر جرمنی کو مستقل غلبہ رکھنے کی اجازت ہو۔ آسٹریا پر جرمنی کے قبضہ کی بحالی کا ذکر غیر ضروری سمجھا گیا۔ (۲) برطانیہ اپنے اس دعویٰ کو ترک کر دے۔ کہ وہ سکنڈے نیویا پر اپنا اثر و رسوخ قائم رکھے گا۔ (۳) مالٹا۔ جبرالٹر اور سنگاپور سے برطانوی بحری طاقت اٹھا لی جائے۔ (۴) مرکزی یورپ میں جرمنی کو کام کرنے کی آزادی دی جائے۔ (۵) جرمنی کی نو آبادیات اسے واپس دی جائیں۔ علاوہ ازیں ہٹلر نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ امریکہ اپنا سفیر جرمنی میں بھیجے

مولانا مظہر علی اظہر کو ½ ۱ سال قید

راولپنڈی ۲۸ فروری۔ مولانا مظہر علی اظہر ایم ایل اے (احرار) کو جن کے خلاف مئی سال گذشتہ میں جمعہ مسجد راولپنڈی